REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP3.

جلد ۳۲　شمارہ ۵

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرحِ چندہ
سالانہ ۲۶ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک ۷۵ روپے
فی پرچہ ۶۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.—143516

۱۹ ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ　۳ تبلیغ ۱۳۶۲ ہش　۳ فروری ۱۹۸۳ء

# اخبارِ احمدیہ

قادیان ۳۱ صلح (جنوری) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ربوہ سے تشریف لانے والے مہمان مکرم محمد اکرم صاحب آف غانا کی زبانی موصولہ مورخہ ۲۵/۱/۸۳ کی اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"۔

احباب اپنے جان و دل سے محبوب آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کیلئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۳۱ صلح (جنوری) محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و صاحبزادی امۃ الکریم کوکب صاحبہ اور صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ سلمہن اللہ تعالیٰ آج صبح ۸½ بجے قادیان سے دہلی کے لئے روانہ ہوئے ہیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب کی عدم موجودگی میں محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز قائمقام ناظرِ اعلیٰ اور محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے قائمقام امیر مقامی مقرر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب اور جملہ افرادِ خانہ کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

★ مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

منجیری (ضلع ملپورم) کیرلہ میں

# ۲۵ ویں صوبائی احمدیہ سالانہ کانفرنس کا کامیاب انعقاد

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مشنری انچارج احمدیہ مسلم مشن۔ مدراس

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۸ اور ۹ جنوری ۸۳ء کو منجیری ضلع ملپورم میں منعقدہ ۲۵ ویں کیرلہ احمدیہ سالانہ کانفرنس نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ اگر اس کانفرنس کو کیرلہ میں شاہ راہِ غلبۂ اسلام پر ایک سنگِ میل قرار دیا جائے تو اس میں ہرگز کوئی مبالغہ نہیں ہوگا۔

ضلع ملپورم تمام صوبۂ کیرلہ میں مسلمانوں کا گڑھ سمجھا جاتا ہے۔ کثر مسلمانوں پر مشتمل اس علاقہ میں کسی وقت ایک خلیفہ بھی مقرر کیا گیا تھا۔ منجیری اسی ضلع میں کالیکٹ شہر سے ۳۰ میل کی مسافت پر واقع ہے۔

یہ بات خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ یہاں پر نہ تو ہماری کوئی جماعت قائم ہے اور نہ ہی کوئی احمدی یہاں پر بستے ہیں۔ ہماری تبلیغی سرگرمیاں بھی یہاں پر حال ہی میں شروع کی گئی ہیں۔ اسی وجہ سے مناسب سمجھا گیا کہ یہاں سالانہ کانفرنس منعقد کی جائے۔ چنانچہ اس کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔ وقتاً فوقتاً خدام یہاں آکر لٹریچر تقسیم کرتے اور کانفرنس کے لئے فضا کو تیار کرتے رہے!!

## مہمانانِ کرام

اس کانفرنس میں پچھلے سالوں کی نسبت کہیں زیادہ (کم و بیش ۸۰۰ سے زائد) نمائندگان نے شرکت کی۔ صوبہ کیرلہ کی ۲۷ جماعتوں کے علاوہ تامل ناڈو اور کرناٹک سے بھی احباب تشریف لائے۔ منتظمین کی دعوت پر قادیان سے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر امورِ عامہ، حیدر آباد سے محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب اور مدراس سے خاکسار محمد عمر مبلغ علاقہ تامل ناڈو شریک ہوئے۔

## امام مہدی نگر

شہر میں واقع ایک کھلے میدان میں جلسہ گاہ بنائی گئی۔ جسے بہت بڑے گیٹ، سفید جھنڈیوں اور ٹیوب لائٹوں سے مزین کیا گیا جلسہ گاہ اور اس کا خوبصورت سٹیج بہت جاذبِ نظر منظر پیش کر رہا تھا۔ اس جلسہ گاہ کا نام "امام مہدی نگر" رکھا گیا۔

احبابِ جماعت کی شب باشی، تربیتی اجلاس، نمازوں اور دیگر جماعتی کارروائیوں کے لئے ایک وسیع و عریض آڈیٹوریم دو دن کے لئے کرایہ پر حاصل کیا گیا تھا۔ احباب کے قیام و طعام کا معقول انتظام موجود تھا۔

## مسجد بشارت کے افتتاح کے مناظر

جلسہ کے پہلے دن صبح ۹ تا ۱۲½ بجے آڈیٹوریم میں ویڈیو کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے سفر افریقہ اور مسجد سپین کے سنگِ بنیاد پر مشتمل مناظر ٹیلی وژن پر دکھائے گئے۔ اسی طرح دوسرے دن صبح سے لے کر ۱۰½ بجے تک حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سفر سپین اور افتتاح مسجد بشارت پر مشتمل مناظر بھی دکھائے گئے جو احبابِ جماعت کے ازدیادِ ایمان کا باعث ہوئے۔

## تین کتابوں کی اجرائی

اسی روز شام کو چار بجے آڈیٹوریم میں محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے مندرجہ ذیل تین ملایالم کتابوں کی رسمِ اجرائی ادا کی:-

(۱)- ہماری تعلیم از کشتی نوح مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ ترجمہ خاکسار محمد عمر۔

(۲)- یسوع مسیح کشمیر میں۔ مصنفہ مولانا جلال الدین صاحب شمس۔ ترجمہ ابن عبد الرحیم صاحب۔

(۳)- یاجوج ماجوج کی حقیقت۔ مصنفہ مولانا محمد ابو الوفا صاحب مبلغ انچارج کیرلہ۔

## جلسہ کا آغاز

مورخہ ۸ جنوری کو شام پانچ بجے مکرم مولانا محمد ابو الوفا صاحب کی زیرِ صدارت جلسہ کا آغاز مکرم این کنجی احمد صاحب کی تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا۔ جس میں خلافِ معمول غیر از جماعت احباب کی کثیر تعداد موجود تھی۔ سب سے پہلے مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب صدر صوبائی احمدیہ کمیٹی نے جماعتِ احمدیہ اور اس کے عقائد کا تعارف کروایا۔

## افتتاحی تقریر

اس کے بعد مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا کہ آج اس بستی میں جماعت ہائے احمدیہ کیرلہ کی ۲۵ ویں کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ گویا یہ جلسہ ہمارے جلسوں کی سلور جوبلی ہے۔ جماعت احمدیہ خالصتاً ایک اسلامی اور تبلیغی جماعت ہے۔ اس کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے میں جو پیغام آپ کو دینا چاہتا ہوں وہ پیار و محبت کا پیغام ہے۔ آپ نے بتایا کہ جماعتِ احمدیہ کے قیام پر قریباً ایک صدی ہونے کو ہے۔ باوجود شدید مخالفت اور کفر کے فتووں کے یہ جماعت اکنافِ عالم میں ترقی پذیر ہے۔ اور ہم بفضلہ تعالیٰ ببانگِ دہل یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ آج عالمِ احمدیت پر کہیں سورج غروب نہیں ہوتا۔ اس کے بعد آپ نے جماعتِ احمدیہ اور دیگر اسلامی فرقوں کے مابین جو اعتقادی اختلافات ہیں ان کا مدلل اور دلنشین انداز میں ذکر کرتے ہوئے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی عظمت اور اس کی عالمگیر وسعت پر روشنی ڈالی اور حاضرین کو غیر جانبداری کے ساتھ ان حقائق کا جائزہ لینے کی دعوت دی۔

(باقی صفحہ ۲ پر) ←

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)
منجانب:- عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید سائیکل مارٹ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

آپ کی تقریر کا مالایالم ترجمہ محترم صدیق امیر علی صاحب ساتھ ساتھ کرتے رہے۔

## پیغام محترم ناظر صاحب اعلیٰ

اس کانفرنس کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے ایک بصیرت افروز پیغام ارسال فرمایا تھا جس میں جماعت احمدیہ کی علمی میدان میں تیز رفتاری کا ذکر کرتے ہوئے موصوف نے احباب کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی تھی۔ یہ پیغام اور اس کا مالایالم ترجمہ مکرم زین الدین صاحب مالاباری متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے سُنایا۔

## صدارتی تقریر

بعدہٗ محترم مولانا محمد ابوالوفاء صاحب انچارج مبلغ نے صدارتی تقریر فرمائی جس میں آپ نے اولی الامر کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ اس سے مُراد نظامِ خلافت ہے۔ جو آج صرف جماعت احمدیہ میں ہی قائم ہے۔ آپ نے آیتِ استخلاف کی روشنی میں خلافت کی عظمت، اس کی برکات اور اس کے فرائض پر روشنی ڈالتے ہوئے اس ضمن میں جماعتی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

اس کے بعد مکرم ای۔ طاہر احمد صاحب جنرل سیکرٹری سنٹرل احمدیہ کمیٹی نے اسلام اور عقل پرستی (RATIONALISM) کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے ثابت کیا کہ اسلام اور اس کے تمام عقائد و ارکان عقل و فراست کی بُنیاد پر قائم ہیں۔

بعدہٗ خاکسار نے وفاتِ مسیح علیہ السلام از رُوئے قرآن و بائبل کے زیرِ عنوان تقریر کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے بارے میں غلط عقیدے کی وجہ سے اسلام کو جن خطرناک حالات سے گزرنا پڑا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے وفات عیسیٰ علیہ السلام ثابت ہو کر جس عظیم الشان رنگ میں کسرِ صلیب کی پیشگوئی پوری ہوئی تھی اس کی تشریح کی۔

آخر میں مکرم شہید احمد صاحب ایڈووکیٹ اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مبلغ سلسلہ نے علی الترتیب "غلبہ اسلام جماعت احمدیہ کے ذریعہ" اور "مذہبی کُتب میں حضرت رسولِ کریم صلعم کے بارے میں پیشگوئیاں" کے عنوانات پر تقاریر کیں۔ ٹھیک ۱۰ بجے شب پہلی نشست بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

## جنرل باڈی کی میٹنگ

مورخہ ۹ جنوری کو صبح ۸ تا ۱۰ مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب کی زیرِ صدارت تمام جماعتوں کے منتخب شدہ نمائندگان کی ایک جنرل باڈی کی میٹنگ منعقد ہوئی۔ جس میں مکرم ای۔ طاہر احمد صاحب جنرل سیکرٹری نے دورانِ سال جماعتوں کی خوشکن مساعی پر مشتمل سالانہ رپورٹ پیش کی۔ بعدہٗ آئندہ کیلئے مختلف اہم تجاویز پر غور کر کے اہم فیصلے کئے گئے۔

## تربیتی اجلاس

بعدہٗ محترم مبلغ انچارج صاحب کی زیرِ صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی۔ مکرم ای۔ طاہر احمد صاحب۔ اور مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب نے مختلف تربیتی اُمور پر روشنی ڈالی محترم مولانا امینی صاحب نے اپنی تقریر سے قبل تین نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ نیز امسال صُوبہ کیرالہ میں S.S.L.C. امتحان میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے تین طلباء کو کمیٹی کی طرف سے انعامات دیئے گئے۔

## دُوسرا اجلاس

کانفرنس کا دُوسرا اجلاس شام کے پانچ بجے محترم صدیق امیر علی صاحب ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان کی زیرِ صدارت محترم مولانا امینی صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم این کنجی احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ سنٹرل کمیٹی کی نظم خوانی کے ساتھ شروع ہوا۔

محترم صدر صاحب نے اپنی ابتدائی تقریر میں بتایا کہ جماعتِ احمدیہ ایک مامور من اللہ کی قائم کردہ رُوحانی جماعت ہے۔ جس کا سیاست کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ آج جماعتِ احمدیہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرتے ہوئے اور دُنیا کو نیک و پاک اخلاق کا نمونہ دکھاتے ہوئے تقویٰ کی راہ پر گامزن ہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کی جماعت کے بارے میں کی گئی بعض پیشگوئیوں کا ذکر کر کے غیر از جماعت احباب سے اس مامور من اللہ کی آواز پر لبیک کہنے کی درخواست کی۔

بعدہٗ مکرم محمد شفیع اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ بنگلور اور مکرم محی الدین علی صاحب صدر جماعت احمدیہ مدراس نے اپنی مختصر تقاریر میں خدا تعالیٰ نے احمدی احباب کے قلوب میں جو رُوحانی اخوت اور محبت و پیار پیدا فرمایا ہے اس کا ذکر فرمایا۔

ازاں بعد محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب M.Sc. Ph.D. نے "قرآن اور سائنس" کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو انسان کے لئے خدا تعالیٰ کا قُرب حاصل کرنے کا واحد ذریعہ ہے۔ آپ نے اس زمانہ کے مختلف سائنسی انکشافات کا ذکر کرتے ہوئے مختلف آیاتِ قرآنیہ کی روشنی میں ثابت کیا کہ ان تمام حقائق سے متعلق قرآن مجید آج سے ۱۴۰۰ سال قبل ہی ہماری مکمل راہنمائی کر چکا ہے۔ محترم حافظ صاحب کی تقریر کا مالایالم ترجمہ مکرم شہید احمد صاحب ایڈووکیٹ نے کیا۔

بعدہٗ محترم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب نے اُن اعتراضات کا جواب دیا جو اس کانفرنس کے موقعہ پر مخالفین کی طرف سے اشتہار کی شکل میں شائع کئے گئے تھے۔ اس کے بعد آپ نے قرآن مجید احادیث، بائبل اور تاریخی شواہد کی روشنی میں یاجوج ماجوج اور دجّال کی حقیقت بیان کی۔

ازاں بعد محترم مولانا امینی صاحب نے اہلیانِ منجیری کی رواداری کا شکریہ ادا کیا۔ اور منجملہ دیگر کے بعض اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے جماعت احمدیہ کے عقائد پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد مکرم این عبدالرحیم صاحب نے صدارت

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۳ پر)

# آقائے دوجہاںؐ سے!

غمِ حبیبؐ زیادہ، غمِ جہاں کم ہے — تِرے ہی دردِ محبت سے آنکھ پُرنم ہے
غمِ زمانہ رُلائے مجھے نہیں ممکن — قسم خُدا کی مجھے تیرے دین کا غم ہے
پلائے زہر اگر دہر نام پر تیرے — میرے لئے تو وہ زہر آبِ زمزم ہے
مری غنیٰ پہ تعجب ہے کیوں زمانے کو — ترا غلام ہوں یہ فخر مجھ کو کیا کم ہے
عُمرؓ سا فاتحِ عالم ہے تیرے پاؤں میں — ہو کوئی تیرے مقابل یہ کس میں دم خم ہے
کہیں دلوں پہ کہیں گردنوں پہ چلتی ہے — ہے ایک تیغ تمہاری جو تیغِ دودم ہے
تمہارے رُخ کے سوا جس میں دوجہاں جھلکیں — نہ دُوربیں ہے کوئی اور نہ ساغرِ جم ہے
ہر ایک سانس میں خوشبو تمہاری سانس کی ہے — درود و نعت و صلوٰۃ و سلام دم دم ہے

وہ اَور ہوں گے، نبی جن کا مرگیا ہوگا!
ظفرؔ پہ لُطف و کرم تیرا اَب بھی پیہم ہے

○ ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفرؔ۔ ربوہ ○

# پیغامِ محبت ہے یہ اسلامِ محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم)

ہے جان سے پیارا مجھے یہ نامِ محمدؐ — ہر آن میرے لب پہ ہے یہ نامِ محمدؐ
دیکھے ہیں بہتوں نے وہ اکرامِ محمدؐ — کیسے ہو بیاں مجھ سے یہ مقامِ محمدؐ

دوبارہ ہے لہرایا یہ گلستانِ محمدؐ — ہوگی پھر عالم میں وہی شانِ محمدؐ
پھیلانا ہے دُنیا میں یہ پیغامِ محمدؐ — پیغامِ محبت ہے یہ اسلامِ محمدؐ

اُس کے طفیل سے ہمیں یہ زندگی ملی — اُس کی نہیں ہے شان کا اور کوئی نبی
تعریف وہ جو اُس کی بیاں ہے خدا نے کی — لَولَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاک میں ہوئی
دُنیا بنی ہے جب سے اُسی نہیں ہوئی — یہ کائنات اِس کے لئے ہی تو ہے بنی

اُس کے ظہور سے یہ رحمت کا در کھلا — اِس کے وسیلے سے ہی قرآن ہے ملا
اس نے بتا دیئے ہم کو زندگی کے راستے — ان راستوں پہ چل کر ہم کو خدا ملا
قُربِ خُدا کا راز بھی اس سے کھل گیا — پایا ہے اس کو جس نے خُدا اُس کو مل گیا

آپ فخرِ رُسل، آپ خاتم الرُّسل — اب کھلا ہے وہ فتح و ظفر کا قُفل
آپ خیر البشر آپ خیر الانام — اُن پہ میرا سلام اُن پہ میرا سلام
سب سے بالا ہے نبیوں میں شان آپؐ کی — سب سے اعلیٰ و اکمل کتاب آپؐ کی
جس کا ہر ایک لفظ ہے خُدا کا کلام — اُن پہ لاکھوں سلام اُس پہ لاکھوں سلام

عاجزانہ ظفرؔ کی یہ ہے التجا — کرم کی جو مجھ پہ بھی ہو اِک نگاہ
زندگی کے مقدر سنور جائیں گے — کام بگڑے ہوئے سب سنور جائیں گے

تجھ پہ میرا سلام! تجھ پہ میرا سلام
تجھ پہ لاکھوں سلام! تجھ پہ لاکھوں سلام

— مبارک احمد ظفر (واقفِ زندگی) ربوہ۔

خطبہ جمعہ

# غیر محدود علوم کے سرچشمہ قرآن مجید میں سے ہر روز نئے سے نئے علوم نکالتے رہیں

## اللہ کے اپنی مخلوق پر ہر آن جلوے ظاہر ہو رہے ہیں اس لئے ہر چیز کے خواص غیر محدود ہیں!

### ہر احمدی خدا تعالیٰ سے دُعا کرے کہ وہ اُسے عقلِ سلیم عطا کرے اور اس کے صحیح استعمال کی طاقت اور استعداد عطا کرے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ۔ مورخہ ۱۹ امان ۱۳۶۱ ہش مطابق ۱۹ مارچ ۱۹۸۲ء بمقام مسجد احمدیہ اسلام آباد

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور رحمہ اللہ نے فرمایا:-

سورۃ الزمر میں ہے۔

اَمَّنْ ھُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَۃَ وَیَرْجُوْا رَحْمَۃَ رَبِّہٖ ؕ قُلْ ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔ (آیت : ۱۰)

یہاں ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ، اس چھوٹے سے ٹکڑے میں آیت کے مضمون یہ بیان ہوا ہے کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے ایک تو عقل عطا کی ہے۔ اور ایک لُبّ عطا کی۔ عقل عام ہے۔

## ہر کس و ناکس

میں کچھ نہ کچھ تو عقل پائی جاتی ہے۔ جو دہریہ بھی ہیں، وہ بھی بعض پہلوؤں سے بڑے عقلمند ہیں۔ جو بُت پرست ہیں وہ بھی عقل رکھتے ہیں۔ لیکن ان میں سے کوئی بھی لُبّ نہیں رکھتا۔ اس کے معنی مفردات راغب میں یہ کئے گئے ہیں:-

اَللُّبُّ اَلْعَقْلُ الْخَالِصُ مِنَ الشَّوَائِبِ وَسُمِّیَ بِذٰلِکَ لِکَوْنِہٖ خَالِصَ مَا فِی الْاِنْسَانِ مِنْ مَعَانِیْہِ وَقِیْلَ ھُوَ مَا زَکٰی مِنَ الْعَقْلِ۔ فَکُلُّ لُبٍّ عَقْلٌ وَلَیْسَ کُلُّ عَقْلٍ لُبًّا۔ وَلِھٰذَا عَلَّقَ اللّٰہُ تَعَالٰی الْاَحْکَامَ الَّتِیْ لَا یُدْرِکُھَا اِلَّا الْعُقُوْلُ الزَّکِیَّۃُ بِاُولِی الْاَلْبَابِ۔

فرق یہ ہے کہ محض عقل کے لئے پاکیزگی کی ضرورت نہیں لیکن اس عقل کے لئے جو لُبّ کہلاتی ہے پاکیزگی کی ضرورت ہے۔ اَلْخَالِصُ مِنَ الشَّوَائِبِ کے معنی ہیں کہ جس میں کوئی عیب نہ پایا جائے۔ کوئی ناپاکی نہ پائی جائے۔ کوئی نقص نہ پایا جائے اور

## جو مقصدِ حیات ہے

اس سے دُور لے جانے والی چیز نہ پائی جائے۔ تو وہ عقل جو اَلْخَالِصُ مِنَ الشَّوَائِبِ ہے اُسے لُبّ کہتے ہیں۔ اور یہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں وہ اُن جیسے نہیں جو علم نہیں رکھتے۔ لیکن جس علم کا یہاں ذکر کیا گیا وہ عام علم نہیں جو عام عقل کے ذریعہ سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اس لئے آگے فرمایا اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔ جو اولوا الالباب ہیں وہ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ وہ علم رکھتے ہیں اور علم سے نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

بنیادی علم جو انسان کی ہدایت کا موجب بنتا ہے اور جس سے وہ نصیحت حاصل کرتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا ظہور جو ہے وہ اس کا علم ہے۔ یعنی معرفت ذات باری تعالیٰ کا علم رکھنا۔ یہ تعلق رکھتا ہے اس انسان سے جو اولوا الالباب کے گروہ میں ہے۔ اور ہر جلوہ

## اللہ تعالیٰ کی صفت

کا ایک پوائنٹر (POINTER) ہے۔ کسی جہت کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ قرآن کریم نے یہاں تو (ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ایک آیت کا چھوٹا سا ٹکڑہ ہے اس میں) یہ حقیقت بیان کی: لیکن بھرا پڑا ہے اس تفصیل سے کہ مراد کیا ہے علم سے۔ چند ایک مثالیں دو ایک میں دوں گا ابھی۔

اسی آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر عقلمند جو ہے وہ آخرت کا خوف تو نہیں رکھتا۔ یہ جو بڑے بڑے عقلمند بڑی ایجادیں انہوں نے کی ہیں۔ ان کے دل میں کوئی آخرت کا خوف نہیں۔ یا یوں کہنا چاہیئے کہ اکثر کے دل میں۔ کیونکہ اب مسلمان بھی ابھر رہا ہے۔

## ڈاکٹر سلام

بھی آگے نکل آئے ہیں۔ تو دنیا کے اکثر سائنسدان ایسے ہیں جن کے دل میں آخرت کا خوف نہیں۔ یعنی اس بات سے وہ خائف نہیں کہ ہماری زندگی کا ایک مقصد ہے۔ اور اگر ہم اس مقصد کے حصول میں ناکام ہوئے تو اللہ تعالیٰ کا غضب ہم پہ بھڑکے گا۔ اور وہ اس کی رحمت کی اُمید رکھتے ہیں۔ وہ خدا کو ہی نہیں مانتے، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید رکھنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ تو اَمَّنْ ھُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا اس کی تفسیر لمبی میں نہیں جاؤں گا اس وقت۔ لیکن یہاں اللہ تعالیٰ نے بڑی وضاحت سے یہ بتایا کہ

## جو راتوں کو اُٹھتے

اور اپنی فرمانبرداری کا اعلان کرتے ہیں خدا کے سامنے جھپ کے سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا سجدہ کرتے ہوئے اور قیام میں۔ اس کی بڑی لمبی چوڑی تفسیریں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بھی کی ہیں، حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بھی کی ہے، بہرحال یہ کیفیت قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّ قَآئِمًا۔ یہ پیدا نہیں ہو سکتی جب تک کوئی شخص یہ نہ سمجھے کہ اس زندگی کے بعد ایک اور زندگی، جہاں جزا سزا کا فیصلہ ہوگا۔ جب تک انسان یہ نہ سمجھے کہ میری

## مخلصانہ کوشش

اور مقبول اعمال کے نتیجہ میں اس قدر اللہ تعالیٰ رحمتیں نازل کرتا ہے کہ اُن کا شمار نہیں [illegible] وقت تک وہ راتوں کو اُٹھ کے اپنی عاجزی کا متضرعانہ دعاؤں کا راستہ اختیار نہیں کرتا۔

تو اعلان یہ کیا گیا کہ لَا یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ جو عالم ہیں وہ جاہل کے برابر نہیں ہو سکتے۔ اور مراد یہ ہے کہ ایسے عالم جو "اولوا الالباب" ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے

## اَلْعَقْلُ الْخَالِصُ

دی ہے، جس عقل میں کوئی عیب، اور ناپاکی نہیں۔ اور جو ما بہ الامتیاز پیدا کرتی ہے

اس عقل کے درمیان جو خدا تعالیٰ کے نور اور حسن سے بھرپور ہے - اور اس عقل کے درمیان جو اندھیروں میں گروپ ( GROPE ) کر رہی ہے ، ہاتھ پاؤں مار رہی ہے - (صاحب) مفردات راغب معنی ... قرآنی کا اور بڑے چھوٹے چھوٹے فقروں میں تفسیر بھی بتا دیا ہے ہیں - انہوں ... اس جگہ یہ بھی لکھا و لہٰذا ( کہ جو میں نے معنی کئے ہیں مفردات راغب ... مفردات راغب نے کہ اَللُّبُّ اَلْعَقْلُ الْخَالِصُ اور مَا زَكٰی مِنَ الْعَقْلِ ) ای ... اللہ تعالیٰ نے عَلَّقَ اللّٰہُ تَعَالٰی الْاَحْكَامَ الَّتِیْ لَا یُدْرِكُهَا اِلَّا الْعُقُوْلُ الزَّكِیَّةُ بِاُولِی الْاَلْبَابِ
ان احکام کا اور

## ہدایات کا تعلق

قائم کیا ہے . ان عقول کے ساتھ جو پاک ہیں اور اولو الالباب کے پاس ہیں وہ -

چند مثالیں :-

سورۃ الانعام کی آیت نمبر ... یں ہے . " اللہ تعالیٰ کو آیات کے نازل کرنے پر قادر سمجھنا یعنی یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ اب آیات کے نزول پر قادر نہیں رہا - ( یہ آیت کا ترجمہ ہے - میں عربی نہیں لے رہا - ) اُن لوگوں کا کام ہے جو لَا یَعْلَمُوْنَ ، عقل تو رکھتے ہیں لیکن پاکیزہ عقل نہیں رکھتے . جاہل ہیں اس لحاظ سے .

ایک اور آیت ہے " اللہ کا وعدہ یقیناً پورا ہونے والا ہے - یعنی خدا تعالیٰ کی ذات

## اپنی پوری قدرتوں کے ساتھ

اور پورے غلبہ کے ساتھ ایسی نہیں کہ وعدہ کرے اور پورا نہ کر سکے - اور وہ جو طہارت کا سرچشمہ ہے اس کے وعدے ایسے نہیں کہ وہ وعدہ کرے اور پورا کرنے کا ارادہ چھوڑ دے - یعنی دغا کر جائے - وعدہ خلافی کر جائے - اللہ تعالیٰ کا وعدہ یقیناً پورا ہونے والا ہے -

ایسا سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدے دیئے ہیں وہ پورے ہوں گے ، یَعْلَمُوْنَ اُن لوگوں کا کام ہے - ( اس آیت میں جن لوگوں کا ذکر تھا ) کہ جو لوگ علم رکھتے ہیں ، پاکیزہ عقل ، لُبّ کے نتیجہ میں اس گروہ میں شامل ہیں - ایسا نہ سمجھنا جہالت ہے .

یہ آیت ہے تو چھوٹی سی - لیکن قرآن کریم نے تبشیر و انذار سے تعلق رکھنے والے

## سینکڑوں وعدے

دیئے ہیں - اور ایسے بھی وعدے تھے جن کا تعلق خاص گروہوں کے ساتھ ہے - ایسے بھی وعدے ہیں جن کا تعلق ہر اس شخص کے ساتھ ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے کچھ حاصل کرنا چاہتا ہے - تو وعدہ ہے وہ تمہیں دے دیا جائے گا - تو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ یقیناً پورا کرنے والا ہے - لیکن انسان دو گروہوں میں بٹ گئے - ایک وہ جو سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کبھی وعدہ پورا نہیں کرتا یا نہیں کر سکتا - اور ایک وہ گروہ ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جیسا کہ پہلے اپنی پوری قدرتوں اور غلبہ کے ساتھ تھا ، ہے - اور آئندہ ویسا ہی رہے گا - اس میں تو کوئی تبدیلی نہیں ناہوتی - ایک تو یہ گروہ ہے اور ایک وہ ہے جو کہتا ہے نہیں - وعدے تو ہیں ، پورے ہوں ، نہیں ہوں گے یا شک میں پڑ گئے کہ پورے شاید نہ ہوں - طارق نے

## جب کشتیاں جلائیں

تو وہ شک میں نہیں پڑے - انہیں یہ پتہ تھا کہ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے

اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ( آل عمران آیت: ۱۴۰ )

اُن کو فکر اپنے ایمان کی تھی - اُن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بے وفائی ، وعدہ کی بیوفائی کا خوف نہیں تھا - چونکہ وہ سمجھتے تھے کہ ہم اخلاص کے ساتھ اور خدا تعالیٰ کی محبت میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی حفاظت میں یہاں آئے ہیں اُن کے مخالفانہ منصوبوں کو ناکام کرنے کے لئے ، اس لئے ہمیں کبھی مادی دُنیوی سہارے کی ضرورت نہیں -

ور پھر چودہ سو سال اور پھر پندرھویں صدی کا جو کچھ حصہ گزرا ہے جنہوں نے یہ سمجھا اور شناخت کیا اور یہ معرفت حاصل کی کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کو پورا کرتا ہے ، پورا کرنے کی طاقت بھی رکھتا ہے - اور اس کا جو تقدس ہے ، جو اس کی طہارت ہے ،

## سُبْحَانَ اللّٰهِ میں

جو کیفیت اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتائی ہے اپنے وجود کی وہ تقاضا کرتی ہے کہ جو وہ وعدہ کرے وہ پورا - ہاں اس نے شرط لگائی ہے بندوں پر ، ایسا کرو گے میں وعدہ پورا کروں گا - ایسا نہیں کرو گے تمہارے اندر استحقاق نہیں رہے گا کہ میں وعدہ پورا کروں - اس کی ذمہ داری بندے پر ہے - خدا پر نہیں ہے - اور خوف کا مقام ہے -

پھر سورۃ یوسف کی ۴۱ ویں آیت یہ ہے - یعنی کرنا اللہ کے سوا کسی کے اختیار میں نہیں - ( بڑے عجیب اعلان ہوئے ہوئے ہیں قرآن کریم میں )

## اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ

اور اس نے حکم دیا ہے ، جس کے اختیار میں فیصلہ کرنا ہے ، کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو - یہی درست مذہب ہے - خالص توحید -

اعلان کرنا آسان ہے ، عمل کرنا مشکل بھی ہے ، آسان بھی ہے ... کے جو نعماء ملتی ہیں ، جو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور فضل نازل ہوتے ہیں اُن کا شمار نہیں - یہ توفیق کہ انسان کا رُواں رُواں یہ پکار رہا ہو

## مولا بس ، -

اللہ کے سوا ہمیں کسی چیز کی ضرورت نہیں - جو ایسا نہیں سمجھتے کچھ بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں ، کچھ بھروسہ غیر اللہ پر رکھتے ہیں . لَا یَعْلَمُوْنَ کے گروہ میں شامل ہو جاتے ہیں یعنی وہ لوگ جو لُبّ سے ، روحانی پاکیزگی سے ، مومنانہ فراست سے محروم کئے گئے ہیں .

پھر ۲۹ ویں سورۃ کی ۶۵ ویں آیت میں یہ ہے ، یہ ورلی زندگی صرف سب غفلت اور کھیل کا سامان ہے . اور

## اُخروی زندگی کا گھر

ہی درحقیقت اصلی زندگی کا گھر کہلا سکتا ہے .

اب ہر ایک جو یہاں بیٹھا ہے یا جس تک میری آواز پہنچے اگر وہ دو سیکنڈ کیلئے سوچے کہ جو زمانہ گزر گیا ستر سال کا یا پچاس سال کا اپنی عمر کے لحاظ سے بیس سال کا یا دس سال کا گزر لینے کے بعد اس کے سوا کوئی احساس باقی نہیں رہتا کہ شاید چند سیکنڈ ہی ہیں جو گزرے . لیکن اُخروی زندگی پر یقین جو ہے ہمیں وہ ہمیں یہ تسلی دیتا ہے کہ وہ ابدی زندگی ہے ، نہ ختم ہونے والی - بنیادی طور پر اُخروی زندگی کی دو عجیب خصوصیات اللہ تعالیٰ نے ہمارے سامنے رکھیں . ایک یہ کہ وہ نہ ختم ہونے والی ہے - دوسرے یہ کہ ہمیشہ حرکت کرنے والی ہے . حرکت رفعت کی طرف ، خدا تعالیٰ کے زیادہ پیار کی طرف ، اللہ تعالیٰ کے عرفان کو زیادہ حاصل کرنے کی طرف ،

## لذّت و سرور کا احساس

پہلے سے ہر آن زیادہ ہو جانے کی طرف حرکت - لیکن یہ ورلی زندگی غفلت اور کھیل کا سامان ہے - اس میں خوشیاں بھی زندگی کے اندر ، اسی زندگی کے دائرے میں ہمیشہ رہنے والی نہیں ہوتیں - خوشی ہوتی ہے ، چند گھنٹوں کے لئے ہوتی ہے - کئی یہاں بھی شاید نوجوان بیٹھے ہوں جن کو مثلاً ہاکی کی کھیل سے بہت پیار ہے اور وہ دیکھتے ہیں . میں نے پیچھے بتایا تھا باسکٹ بال والوں کو کہ ہم تو ہر خوبصورتی میں خدا تعالیٰ کے حسن کا جلوہ دیکھتے ہیں - اس واسطے جہاں بھی ہمیں خوبصورتی نظر آئے ہم الحمد للہ پڑھنے والے ہیں . تو کھیل میں بھی بڑی خوبصورت مووز ( MOVES ) کہتے ہیں اُن کو ، وہ ہوتی ہیں اور بڑی بھیانک ، بدشکل کہہ دیں ہم ، بُری مووز بھی ہوتی ہیں . لیکن جو ہاکی کا میچ دیکھتا ہے وہ ایک گھنٹہ کچھ منٹ کے بعد ختم ہو گیا - لیکن جو

## جنّت کی خوشی

ہے وہ ایک گھنٹہ یا ایک دن یا ایک مہینہ یا ایک سال یا ایک صدی یا ایک MILLION کا زمانہ ( لفظ مجھے پوری طرح نہیں رہا ذہن میں ) یعنی لاکھوں سال یا اربوں سال یا کھربوں سال کا زمانہ تو نہیں ہے - وہ تو نہ ختم ہونے والی زندگی ہے .

پھر اس میں حکمت یہ ہے ، یہ جو تبدیلی ہے یعنی لذّت کا بڑھتے چلے جانا اس واسطے کہ اگر لذت اور سرور خواہ وہ روحانی ہو یا خواہ اس کا تعلق اُخروی زندگی کے ساتھ ہو ، اگر اس میں ٹھہراؤ آ جائے تو بور ہو جائے گا آدمی - ایک ہی چیز اگر آپ کو بہت اچھی لگتی ہے اور صبح شام آپ کی بیوی وہی پکا کے آپ کو کھلانا شروع کر دے تو دو چار ، پانچ ، دس دن کے بعد آپ کہیں گے کہ یہ کیا شروع کیا ہوا ہے میرے ساتھ تم نے سلوک ؟ تو بوریت کوئی نہیں ہے کہ آدمی کہے کہ اب میں یہ کھاتے کھاتے تھک گیا ہوں - اس لئے کہ وہ چینج ( CHANGE ) ہے - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ صبح

## انسان جنّت میں

جو اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرے گا شام کو اس سے بڑھ کے کرے گا۔ اگلی صبح اس سے بھی بڑھ کے کرے گا۔ اس واسطے ان لوگوں کا خیال بالکل غلط ہے کہ وہاں عمل نہیں ہے۔ جنت میں عمل ہے ... نہیں ہے۔ عمل ہے، اس کی جزا ساتھ ساتھ ملتی ہے۔ یعنی اگر (میں فلسفہ بتانے گیا ہوں آپ کی ... سارے سمجھ جائیں گے) جنت میں داخل ہونے کا استحقاق ہماری ورلی زندگی ... مقبول اعمال نے پیدا کیا جو پہلے دن جنتی نے عمل کیا اس کا استحقاق کیسے پیدا ہو سکتا ہے ... وہی ہے۔ پھر وہ پلس ( PLUSE ) ہو گیا نا اس استحقاق کے ساتھ۔ پھر اگلے دن کا پلس (PLUSE) ہو گیا اس استحقاق کے ساتھ۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے

## پیار کے جلوے

پہلے سے زیادہ — ان کا احساس خوشی کا، پہلے سے زیادہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ (دوسری بات ابھی آئی تھی میرے ذہن میں، وہ نکل گئی کسی اور وقت سہی) اب میں واپس آجاتا ہوں هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ کی طرف۔ میں نے جماعت کو کہا ہر شخص علم حاصل کرے۔ میں نے ابتداء کی تھی اپنے بچوں سے اور ان کا بھی ابتدائی ... بنایا کہ ہر بچہ ہمارا جو ہے وہ میٹرک تک پڑھے۔ میرے ذہن میں تھا کہ چند سال ... حالات زیادہ اچھے ہو جائیں گے ہمارے تو میں کہوں گا

## ہر بچہ

ایف اے۔ ایف ایس سی یعنی انٹرمیڈیٹ تک پڑھے۔ پھر میں کہوں گا ہر بچہ ہمارا گریجویٹ، گریجویشن تک یعنی بی اے۔ بی ایس سی تک پڑھے۔ پھر میں کہوں گا کہ ہر بچہ ہمارا ایم اے۔ ایم ایس سی تک پڑھے۔ ان میں کچھ رہ جائیں گے اپنی قابلیت کی وجہ سے لیکن اس طرح ہمارا علم کے میدان میں جو محاذ ہے وہ مضبوط ہوتا چلا جائے گا۔ اب میں کہتا ہوں ہر احمدی اس آیت کی روشنی میں هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ۔ خدا تعالیٰ سے دعا کرے کہ وہ لُبّ عطا کرے۔ عقلِ سلیم عطا کرے۔ اس کے صحیح استعمال کی طاقت اور استعداد عطا کرے۔ اور آپ کے ذہنوں میں جلا پیدا کرے۔ اور قرآن کریم جو سرچشمہ ہے غیر محدود علوم کا اس میں سے آپ ہر روز ہی اپنی اس ... زندگی میں نئے سے نئے علوم نکالتے رہیں اور علم میں زیادتی ہوتی رہے آپ کی۔ اور اگر آپ دعا کریں گے اور غور کریں گے قرآن کریم پہ اور اللہ تعالیٰ کی صفات پر اس کی صفات کے جلووں پر تو

## علم کی تو انتہا نہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ چونکہ ہر آن اللہ تعالیٰ کے جلوے اپنی مخلوق پر ظاہر ہو رہے ہیں اس لئے کوئی چیز بھی ایسی نہیں، اس مادی دنیا میں کہ جس کے خواص غیر محدود نہ ہوں۔ اور جو اب نئی تحقیق شروع ہوتی ہے ایک جگہ آ کے ٹھہر جاتی ہے۔ ایک نسل کی۔ پہلے بھی میں نے مثال دی ہے بڑی واضح ہے۔ اس لئے میں دہرا تا رہتا ہوں۔

ایک وقت میں، ایک نسل نے کہا افیم میں چودہ ۱۴ ست ہیں۔ اگلی نسل نے کہا افیم میں اٹھائیس ۲۸ ست ہیں۔ اس سے اگلی نسل نے کہا افیم میں چوالیس ۴۴ ست ہیں۔ اور اسی طرح وہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے کہا نوعِ انسانی قیامت تک کوشش کرتی ہے

## خشخش کے ایک ذرّے

کے جو خواص ہیں وہ ان پر حاوی نہیں ہو سکتی۔ اور انسان کا وہ حصہ جو UNFORTUNATELY بدقسمتی سے اپنی خدا تعالیٰ کی رحمتوں سے محروم بھی ہے، جو حقیقی رحمتیں ہیں۔ لیکن لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى (النجم آیت: ۴۰) کے وعدہ کے نتیجہ میں جن میدانوں میں انہوں نے کوشش کی ان میں ترقیات بھی انہوں نے کیں۔ وہ آگے بڑھ رہے ہیں۔ اور اُن کی یہ ڈسکوریز ( DISCOVERIES ) جو ہیں، نئی سے نئی معلومات جو ہیں وہ، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جو حقیقت ہمارے سامنے رکھی، اس کو ظاہر کر کے ہمارے سامنے پیش کر رہی ہیں۔ قرآن کریم نے کہا تھا کہ شہد میں

## تمام بیماریوں کا علاج

موجود ہے۔ معترض نے اعتراض کیا تھا یہ تو بڑا نامعقول ہے دعویٰ اور اسی معترض نے یعنی قومی لحاظ سے یہ ثابت کر دیا شہد کی بعض صفات، یا شہد کی مکھی کی بعض صفات سے کہ ناممکن نہیں۔ یہ جو دعویٰ کیا گیا کہ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ یہ نامعقول نہیں ہے۔

ہمارا علم ان حدود تک بھی نہیں پہنچا (انتہا تک تو پہنچ ہی نہیں سکتا میرے اس مضمون کی روشنی میں) کہ جو ستر، اسی، سو بیماریاں سامنے آتی ہیں اُن کا علاج شہد سے کیا جا سکے۔ اس سمجھنے کی ... ہم سمجھ سکتے ہیں اس حقیقت اور اصول کو وہ یہ ہے کہ نئی تحقیق نے یہ ثابت کیا کہ شہد کی مکھی مکس (MIX) نہیں کرتی نیکٹر (NECTAR) کو بلکہ جب تک کسی پھول سے نیکٹر اٹھانا شروع کرے شہد بنانے کے لئے جب تک وہ نیکٹر اسے میسر رہتا ہے وہ اُسی کے پاس جاتی ہے۔ یعنی کوئی ہزار ڈیڑھ ہزار مکھی جو ہے ان کی ورکر، وہ باہر نکلتی ہے۔ گلاب کے پھول سے اُٹھالیا تو

## صرف گلاب کے پھول

پر جائے گی۔ جب تک گلاب کے پھول اس کو میسر ہیں اس کے اٹھانے کے لئے۔ جب ختم ہو جائے گلاب تب وہ دوسرے پھول کے پاس جاتی ہے۔ پھر جو اس کا چھتہ ہے اس میں گلاب کے پھول کے ساتھ وہ MIX نہیں کرے گی اس شہد کو بلکہ چھتے کے اندر ایک نئی جگہ سے شہد کو جمع کرنا شروع کر دے گی اور پُرانے شہد کو وہ کھانا شروع کر دے گی۔ وہ اپنے لئے بناتی ہے کچھ ہمیں بھی دے دیتی ہے تحفہ۔

اب طبّ یونانی نے قریباً ہر بیماری کا علاج جڑی بوٹی سے۔ اور ہومیوپیتھک ... ایک قدم آگے بڑھ کے یہ کہا کہ جڑی بوٹی (... شکل میں بھی بناتے ... ) کی دوا پہلے استعمال کرو۔ جب بالکل ناکام ... پھر ... کی طرف آؤ۔ ... یہ دیدو، وہ دیدو۔ لیکن پہلے وہ TRY کرنی ہے تو تب سے اچھی وہ ہے اور انسانی جسم مادی دنیا میں سب سے لطیف جسم ہے اور نیکٹر (NECTAR) مادی دنیا میں

## سب سے لطیف غذا!

ہے اس واسطے عقلاً انسانی جسم کے سب سے زیادہ موافق ہے۔ املتاس استعمال کرتے ہیں طبیب جلاب کے لئے۔ بہترین جلاب انسان کے لئے املتاس کے پھول کا شہد ہے۔ اگر مکھی وہاں سے اٹھانا شروع کر دے تو چھتے میں سے خالص شہد املتاس کا آپ کو مل جائے گا۔ اور یہ خاصیت کہ یہ پائی جا سکتی ہے۔ اب یہ مثلاً چین نے تجربے کئے ہیں وہ اپنی مرضی سے جن پھولوں سے شہد بنانا چاہیں وہ بنا لیتے ہیں۔ پھر اس قسم کے بعد پورے دلوق کے ساتھ کہتے ہیں کہ یہ ORANGE BLOSSOM کا شہد ہے۔

## مالٹے اور سنگترے

وغیرہ میں پھول آتے ہیں نا، بڑی خوشبو ہوتی ہے اس میں، اس کے پھول کے اندر۔ اس واسطے کہ اگر مکھی کا چھتہ جو پلی ہوئی مکھی ہے وہاں ہو اور پھول نکل آئیں اور پہلے پھول اُن کو ملتے بند ہو جائیں اور مالکِ باغ اور مکھی کے چھتے کو دیکھے کہ میرے چھتے کی مکھیاں ان پھولوں کی طرف ORANGE BLOSSOM کی طرف جا رہی ہیں اور وہاں سے لا رہی ہیں نیکٹر تو وہ قسم کھا سکتا ہے کہ یہ اس کا پھول ہے۔ کیونکہ MIX کرتی ہی نہیں۔

تو یہ خدا تعالیٰ کی شان ہے اور علم کے دروازے۔ میں نے ایک ڈاکٹر سے کہا تھا۔ یہاں نہیں آئے یہ تو بلین ڈالر ریسرچ پروگرام دیئے ہیں خدا تعالیٰ نے ہمیں۔ اُن میں سے ایک یہ بھی ہے

## آگے بڑھو، آگے بڑھو۔

اصل چیز ہے روحانیت میں آگے بڑھو۔ خدا تعالےٰ کی عظمتوں کے عرفان میں آگے بڑھو۔ اس کے لئے دعائیں کریں۔ اس کے لئے غور کریں۔ اس کے لئے قرآن کریم پڑھتے ہوئے یہ دعا کریں کہ اُولوا الالباب میں اللہ تعالےٰ ہمیں شامل کرے۔ عقلمندوں میں شامل نہ کرے جن کے ساتھ وہ دوسرا فقرہ استعمال نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے۔ اور اپنے فضلوں سے ہمیں نوازے اور وہ دے ہمیں جو دینے کے لئے محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے۔"

(منقول از الفضل ربوہ مورخہ ۲۶ر ستمبر ۱۹۸۲ء)

# سکون تبھی حاصل ہو سکتا ہے جب انسان اپنی تمنّاؤں کو خدا کی مرضی کے تابع کر دے

## جتنا کوئی انسان اِس تعلقِ عبودیت میں آگے بڑھتا جائیگا اُسے سکون میسّر ہوتا جائے گا

## اپنی خواہشات اور تمناؤں کا غلام بننے سے کبھی سکون حاصل نہیں ہو سکتا

### مسجد اقصیٰ ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ خطبہ جمعہ کا خلاصہ

ربوہ: ۲۶ر نبوت (نومبر)۔ آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اس دنیا میں انسان جتنی مادّی ترقی کرتا چلا جا رہا ہے اور آرام و آسائش کے نئے نئے سامان مہیا کرتا جا رہا ہے، اتنا ہی اس کی بے چینی بڑھتی جا رہی ہے۔ دنیا کے افراد، خاندان، قومیں اور بلاکس بے چین ہیں۔ اور انسان دن بدن زیادہ سے زیادہ بے چین ہوتا جا رہا ہے۔ ایسے زمانہ کو اللہ تعالیٰ نے خسر کا زمانہ قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:-

والعصر، اِنّ الانسان لفی خسر

یعنی انسان بحیثیت مجموعی گھاٹے میں ہے۔ جب زمانہ گھاٹے میں مبتلا ہوتا ہے تو اُس کی بے چینی کا بڑھنا لازمی ہے۔ اور اس کا اثر جماعتِ احمدیہ کے افراد پر بھی ہے۔ حضور نے فرمایا، چنانچہ بہت سے دوست خط لکھ کر اس بے چینی اور عدمِ سکون کا علاج پوچھتے ہیں۔

حضور نے فرمایا دُنیا میں یہ مسئلہ بڑا پُرانا ہے چنانچہ مختلف مذاہب نے اس کا یہ حل تجویز کیا کہ انسان اپنی خواہشات کو ختم کر دے۔ تمناؤں سے آزاد ہو جائے۔ بُدھ مت۔ جَین مت اور بعض دیگر مذاہب نے اسی فلسفے کے تحت سکون حاصل کرنا چاہا ہے۔ اور اس امر پر زور دیا ہے کہ انسان ایسے مقام پر پہنچ جائے کہ اس کی کوئی مراد ہی نہ رہے۔ غالب نے بھی اسی خیال کے تحت کہا ہے کہ ؎

گر تجھ کو ہے یقینِ اجابت دُعا نہ مانگ
یعنی بغیر یک دلِ بے مدّعا نہ مانگ

یعنی اگر تجھے دُعا کی قبولیت کا یقین ہے تو سوائے اس کے کوئی دُعا نہ مانگ کہ تجھے ایک ایسا دِل مِل جائے جس میں کوئی آرزو نہ ہو۔

حضور نے فرمایا، سکون کے یہ متلاشی ایک گریز کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ لیکن ایسے دل کا کیا فائدہ جس میں بے قرار اور بے چین سوسائٹی کا درد بھی نہ ہو۔ جس کے دل میں یہ آرزو کبھی نہ ہو کہ سوسائٹی کے دُکھ ختم ہو جائیں۔ ایسے دل سے تو دِل کا نہ ہونا بہتر ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امن و سکون کے اسلامی فلسفہ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا، اس سوال کا جواب اسلام یوں دیتا ہے:-

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

کہ اے سکون کے متلاشی، سوائے ربّ کے ذکر کے طمانیت کہیں نہ ملے گی۔ اس سے مُراد مُنہ سے صرف اللہ اللہ کہنا نہیں ہے بلکہ یہ گہرا فلسفہ قرآن نے کھول کر بیان کیا ہے کہ ذکرِ الٰہی سے مُراد عبدِ حقیقی بننا ہے۔ اس سے وہ ذِکر مُراد ہے جو خدا کا حقیقی عبد بنا دے۔ اس سے مراد وہ اصل منزلِ مقصود ہے کہ جب ایسا شخص مرنے لگتا ہے تو اس کو خُدا تعالیٰ کی طرف سے آواز آتی ہے:-

یٰۤاَیَّتُہَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ٥
ارْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً
مَّرْضِیَّۃً ٥ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ٥
وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ٥

(البلد: ۲۸ تا ۳۱)

ترجمہ:- اے نفسِ مطمئنہ! اپنے ربّ کی طرف لوٹ آ (اس حال میں کہ تُو اسے) پسند کرنے والا بھی ہے اور اس کا پسندیدہ بھی۔ پھر (تیرا ربّ تجھے کہتا ہے) آ میرے (خاص) بندوں میں داخل ہو جا اور (آ) میری جنّت میں بھی داخل ہو جا۔

حضور نے فرمایا، یعنی خدا یہ کہتا ہے اے میرے بندو جو اس دُنیا میں مجھ سے راضی رہے ہو مَیں بتاتا ہُوں جب تم مجھ سے راضی ہو گئے تو مرضیّہ بن گئے مَیں تم سے راضی ہو گیا۔ اس کا نام عبد بننا ہے۔ یہی عبودیت ہے۔ اب تمہارا حق ہے تم میرے بندے کہلاؤ۔ پس میرے بندوں کی صف میں داخل ہو جاؤ۔ اور میری جنّتیں تمہاری ہوں گی۔ حضور نے فرمایا یہاں جنّت سے مُراد باغوں والی جنّت نہیں بلکہ "جنّتی" کہا ہے۔ یعنی میری جنّت، اِس سے مُراد وہ جنّت ہے جو انسان کو اس وقت حاصل ہوتی ہے جب وہ اپنے ربّ سے راضی ہو جائے۔ اور اس کا ربّ اس سے راضی ہو جائے۔ اس سے مُراد تمنّاؤں کو ردّ کرنا نہیں بلکہ تمنّاؤں کا رُخ موڑنا ہے۔ ان کی تربیت کرنی ہے، اس رنگ میں کہ بے چینی کی بجائے اطمینان حاصل ہو۔ دوسری جگہ اس کی وضاحت یُوں فرمائی ہے کہ جو لوگ اپنی تمنّاؤں کو اپنا معبود بنا لیتے ہیں اور ان کے لئے دربدر پھرتے ہیں ان کو سکون حاصل نہیں ہوگا۔ یہ ایک واضح حسابی حقیقت ہے جن کی تمنائیں ان کی معبود بن جاتی ہیں۔ وہ تمناؤں کے حصول میں آگے سے آگے بڑھتے جاتے ہیں، ایک تمنا پُوری ہو جائے تو وہ کئی اَور تمنّاؤں کے بچے دے دیتی ہے۔ اور ہر مقام پر هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ کا نقشہ دکھائی دیتا ہے۔ اس طرح سے اسے ایک بھی مقام ایسا نصیب نہیں ہوتا کہ اُسے چین نصیب ہو۔ حضور نے فرمایا اس کے برعکس اللہ نے اپنے نبی کی زبان سے یہ بتایا ہے کہ:-

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

جس ذکر کی تلاش سکون حاصل کرنے کے لئے ہے وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔ اس سے مُراد یہ ہے کہ اللہ تمہارا اِلٰہ (معبود) ہو جائے۔ تمہاری تمناؤں کا آخری مرکز خدا تعالیٰ کی ذات ہو۔ خُدا ہی مطلوب و مقصود ہو اور ہر دُوسری تمنّا اس کے تابع ہو جائے۔ یہی دُعا ہو کہ دو جہانوں میں صرف اللہ مل جائے۔ اگر انسانی خواہش کا آخری مقام خدا تعالیٰ کی ذات کی رضا ہو جائے تو کوئی تمنّا پریشان اور مغلوب نہیں کرتی۔ پھر انسان بے سکونی کا شکار نہیں ہوتا۔ وہ غم پر بھی راضی ہوتا ہے۔ اور خوشی پر بھی راضی ہوتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ جو بھی میرا آقا مجھے دیدے وہی کافی ہے۔ آسائش دے تب بھی خوش ہوں گا۔ دُکھ دے تب بھی خوش رہوں گا۔ ہر وہ حالت جو غم اور خوف طاری کرتی ہے اس میں وہ اپنے ربّ کا ہی ذکر کرے۔ دُنیا میں کوئی محبوب راضی ہی نہیں ہوتا چاہئے اس کے لئے جو بھی کر لو۔ مگر خدا تعالیٰ ایسا محبوب ہے جو ہر رضا پر اپنی رضا بھی ساتھ دیتا ہے۔ یہی طمانیتِ قلب ہے۔ اس کے سوا سکون حاصل کرنے کا اور کوئی ذریعہ نہیں۔

حضور نے فرمایا، جو لوگ مجھ سے لکھ کر پُوچھتے ہیں کہ سکون کیسے حاصل کیا جائے۔ مَیں ان کو [illegible] دیتا ہوں کہ سکون اور کسی طرح سے حاصل نہیں ہو سکتا سوائے اس کے کہ اپنے مطلوبِ حقیقی خدا پر راضی ہونا سیکھیں۔ جتنا وہ خدا کی رضا میں آگے بڑھتے جائیں گے وُہ عبودیت میں داخل ہوتے جائیں گے۔ اور کامل عبد وہ ہے جس کا اپنا کچھ نہ رہے کُلیّۃً خالی ہو جائے اور یہ کہے کہ جو بھی اللہ سے ملتا ہے انعام ہے، اس پر خوش رہو۔ جب تمنّائیں غُلام بن کر مغلوب ہو جائیں گی تو اللہ فرماتا ہے جو میرا ہے وہ تمہارا ہو جائے گا۔ اور تب تم "عباد" میں داخل ہو جاؤ گے اور میری جنتوں میں داخل ہو جاؤ گے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کی وضاحت میں حضرت موسیٰؑ کی مثال بیان فرمائی جن پر جب ایک ایسا وقت آیا کہ وہ اپنے وطن سے نکال دیئے گئے اور ان کے پاس کچھ بھی نہ رہا تو انہوں نے سوچا کہ میں اپنے ربّ سے کیا کیا مانگوں۔ کیوں کوئی لمبی تقریر کروں۔ انہوں نے صرف کہا تو اتنا کہا کہ:-

"رَبِّ اِنِّیْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ٥ (القصص: ۲۵)

یہ کیسی عجیب تمنّا ہے کہ اے میرے ربّ تُو جو دے مَیں اس پر راضی ہوں۔ مَیں اسی کا فقیر ہوں جو تُو عطا کر دے۔ کتنا پیارا فقرہ ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے بڑی سوچ سمجھ کر یہ دُعا کی کہ کیوں نہ مَیں اپنے ربّ پر چھوڑ دُوں، مجھے یقین ہے کہ جو بھی خدا مجھے عطا کرے گا وہ میرے فائدے کا ہوگا اور وہی میرے لئے کافی ہوگا۔

حضور نے فرمایا، مغرب میں تحفہ وصُول کرنے کا ایک بڑا خوبصورت رسمی طریق یہ ہے کہ تحفہ وصول کرنے والا یہ کہتا ہے کہ آپ کا شکریہ مجھے اس چیز کی ضرورت تھی۔ اس سے تحفہ دینے والے کا دِل بڑا بڑھ جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ بات کسی وقت حقیقت سے عاری ہو۔ مگر اس میں جو خوبصورتی ہے اس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ حضرت موسیٰؑ نے یہی کہا کہ مجھے اپنے ربّ سے اتنا پیار ہے کہ جو اس کی طرف سے آئے گا مَیں اس کا فقیر ہُوں۔ اِس طرح سے قرآن نے ہمیں ایسی تعلیم دی جو فطرت کے خلاف نہیں تھی۔ اُس نے یہ نہیں کہا کہ اپنی تمنّاؤں کو مار دو۔ بلکہ یہ تعلیم دی کہ تمنّاؤں کو خُدا کی رضا کے تابع کر دو۔ اللہ کے ہو جاؤ۔ پھر تم سب تمنّاؤں سے آزاد ہو جاؤ گے۔ اس کے سوا تمنّاؤں سے آزادی ہو ہی نہیں سکتی۔

حضور نے آخر میں دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس قرآنی فلسفہ کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرے۔ اور یہ فلسفہ ساری دُنیا میں پھیلا دے کہ ساری دُنیا قرآنی طریق پر چل کر ذکرِ الٰہی کے ذریعے اطمینان حاصل کرے۔

(منقول از روزنامہ الفضل ربوہ
مجریہ ۳۰ر نومبر ۱۹۸۲ء)

# غیر مسلم اور تعمیر مساجد

از مکرم لطیف احمد صاحب جاوید - راولپنڈی

۱۲ر نومبر ۸۲ء کے روزنامہ "جنگ" (راولپنڈی) میں محمد یوسف لودھیانوی نامی ایک مولانا کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا مرکزی مفہوم یہ ہے کہ :-

غیر مسلم — مسلمانوں جیسی مسجد نہیں بنا سکتے نہ وہ مسلمانوں والی اذان دے سکتے ہیں نہ ان جیسی نماز ادا کر سکتے ہیں۔ یعنی کوئی اسلامی عبادت بجا نہیں لا سکتے — اور اگر ایسا کر سکتے ہیں۔ تو گویا مسلمانوں اور اسلام سے مذاق کرتے ہیں۔ انہیں ایسا کرنے سے روکنا چاہیئے

گو مولانا موصوف نے در زعم خویش اپنے اس مضمون کو علمی رنگ میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے لیکن بحیثیت مجموعی انداز استدلال پر اُن کا فکری و نظریاتی تعصب ایسا غالب ہے کہ صائب الرائے حلقوں کے لئے اس کے کئی حصے ناقابلِ فہم بلکہ ناقابلِ تردید ہو کر رہ گئے ہیں۔ چونکہ انہوں نے اس میں کسی خاص گروہ فرقہ یا جماعت کا نام لئے بغیر اپنا مفہوم واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے اسلام پرست طبقوں کا فرض بن جاتا ہے کہ اسلامی تعلیم اور عقل و دانش کی روشنی میں اس گروہ کا سراغ لگائیں۔

فاضل مضمون نگار کے نزدیک جس کا مسلمانوں ایسی عبادت بجا لانا اسلام اور مسلمانوں سے مذاق کے مترادف ہے۔ راقم الحروف کے نزدیک مولانا صاحب کا مقتوب گروہ درج ذیل تین گروہوں میں سے ہی ایک ہو سکتا ہے :-

**اوّل** — اُن لوگوں کا گروہ جو فی الحقیقت "غیر مسلم" ہیں اور اپنے آپ کو اعلانیہ اسلام کے علاوہ کسی مذہب سے منسوب کرتے ہیں

**دوم** — اُن لوگوں کا گروہ جو فی الحقیقت "مسلمان" تو نہیں لیکن کسی دینی و دنیوی مفاد کی خاطر "مسلمان" بنے ہوئے ہیں۔ اور زبانی طور پر اسلام کا اقرار کرتے ہیں اور جنہیں اسلامی اصطلاح میں منافق کہا جاتا ہے۔

**سوم** — اُن لوگوں کا گروہ جو فی الواقعہ "مسلمان" ہیں۔ اپنے مسلمان ہونے کے اقرار میں کوئی حجاب بھی محسوس نہیں کرتے بلکہ اس پر مفتخر ہیں۔ لیکن فاضل مضمون نگار محض اختلافِ عقائد کی بناء پر انہیں "غیر مسلم" سمجھتے یا کہتے ہیں۔

## پہلا گروہ

وہ لوگ جن کا شق اوّل میں ذکر ہوا ہے جیسے یہود۔ ہنود۔ زرتشتی۔ بدھسٹ۔ اور عیسائی وغیرہ۔ اُن کے بارے میں یہ سوچنا بھی پرلے درجے کی کوتاہ فکری ہے کہ وہ مسلمانوں ایسی عبادات بجا لا کر اسلام کا مذاق اُڑاتے ہیں یا اُڑائیں گے کیونکہ وہ اپنے مذہب سے وابستگی پر اتنے ہی مسرور و مفتخر ہیں جتنے اپنے آپ کو مسلمان اسلام سے منسوب کر کے۔ اور اُن کے لئے تو ایک منٹ کے لئے بھی اپنے آپ کو مسلمان کہلانا یا کہنا اتنا ہی معیوب و ناپسندیدہ ہے جتنا کسی سچے مسلمان کے لئے ایک لمحہ کے لئے بھی اپنے آپ کو ہندو۔ عیسائی۔ زرتشتی یا عیسائی کہنا۔ بھلا انہیں کیا پڑی کہ صرف تکبیر کر کے مسلمانوں ایسی مساجد تعمیر کریں اور اُن میں اسلامی عبادات بجا لائیں۔

کیونکہ مسلمانوں کی طرح اُن کے لئے بھی ایسا کرنا اپنے دین اور اپنے مذہب سے غداری کے مترادف ہوگا اور نہ میرے خیال میں مضمون نگار ہی دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں کہ یہودیوں نے فلسطین میں۔ عیسائیوں نے یورپی ممالک میں یا ہندوؤں نے بھارت میں مساجد تعمیر کرائی ہوں۔ یا روس اور چین میں اشتراکیوں۔ لامذہبوں اور دہریوں نے مساجد تعمیر کرائی ہوں۔ جن میں وہ باقاعدہ دن میں پانچ وقت اذان دے کر اسلامی نماز ادا کرتے ہوں۔ لہٰذا اس گروہ پر مزید بحث کرنا تضییع اوقات کے مترادف ہوگا

## دوسرا گروہ

اس سلسلہ کا دوسرا گروہ اُن لوگوں کا ہو سکتا ہے جو فی الحقیقت مسلمان تو نہیں لیکن کسی دینی و دنیوی منفعت اور مفاد کی خاطر دکھاوے کے لئے مسلمان بنا ہوا ہے ان لوگوں کے دائرہ اسلام میں داخل ہونے کی تین ہی وجوہ ہو سکتی ہیں

۱۔ وہ حکومت اور معاشرہ سے ایسے حقوق و مراعات حاصل کریں جو وہ اپنے مذہب میں رہ کر حاصل نہیں کر سکتے۔

۲۔ وہ مسلمانوں میں شامل رہ کر اندر ہی اندر اپنے اس عزیز از جان عقیدے کی تبلیغ و اشاعت کریں۔ جس کی تبلیغ و اشاعت وہ غیر مسلم رہ کر یا کہلا کر نہیں کر سکتے — اور

۳۔ اس طرح اسلام کو نقصان پہنچایا جو اُن کے عقیدے کا سب سے بڑا تر مقابل ہے۔

ظاہر ہے جو شخص حکومت اور معاشرہ سے حقوق و مراعات کے لئے مسلمان بنا ہوا ہے اگر اسے یہ حقوق و مراعات حاصل نہ ہوں۔ یا مسلمان کہلانے کی وجہ سے اُس سے اس کو حاصل شدہ حقوق و مراعات بھی چھین لئے جائیں تو وہ اس کے بعد ہرگز اپنے ظاہری اقرارِ اسلام پر قائم نہیں رہے گا۔ بلکہ اوّلین فرصت میں اپنے اصل عقیدے کی طرف پلٹ جائے گا۔ یا جب اُسے یہ کہا جائے گا کہ اگر تم اپنے اصل عقیدے کا اعلان کر دو تو نہ صرف تمہیں حقوق و مراعات حاصل ہوں گے بلکہ تمہارے ساتھ ترجیحی سلوک کیا جائے گا تو وہ اپنے اصل عقیدے کی طرف پلٹنے میں ذرا تامل سے کام نہیں لے گا۔ لیکن اگر وہ ان دونوں حالتوں میں کسی قسم کے حقوق و مفادات کی پرواہ کرتے ہوئے اپنے اقرارِ اسلام پر جا رہے بلکہ اس استقامت پر جان و مال قربان کر دینے پر بھی مستعد ہو تو اُسے غیر مسلم سمجھنا یا قرار دینا پرلے درجے کی ناانصافی ہوگی۔ اور صداقت، فکر و دیانت کی توہین بھی۔ خاص طور پر جب مسلمان کہلانے کی صورت میں حکومت اور معاشرے کی طرف سے اس پر اپنے عقیدے کی تبلیغ و اشاعت کی تمام راہیں اور قومی ذرائع کے تمام دروازے بھی بند کر دیئے جائیں۔ کیونکہ ایسا شخص اپنے نئے رُوپ کے لئے فضا کو از حد ناسازگار و ناموافق پا کر فوراً اپنے آپ کو غیر مسلم قرار دے کر (جو وہ فی الاصل ہے) اپنی حقیقی غرض و غایت کی تکمیل کی کوشش کرے گا۔ بھلا حقیقی مطلوب و مراعات میسر نہ آنے بلکہ پہلے حقوق و مراعات بھی چھن جانے کی صورت میں کوئی شخص اپنے ظاہری اقرارِ اسلام پر جما رہنے کی حماقت کیونکر کر سکتا ہے۔

رہ گئی تیسری بات۔ مسلمانوں میں شامل رہ کر اسلام کو نقصان پہنچانے کی تو یہ بات گنتی کے چند افراد کے بارے میں (وہ بھی ایک محدود عرصہ کے لئے) تو فرض کی جا سکتی ہے کسی ایسے گروہ یا جماعت کے متعلق اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ جو من حیث الجماعت اسلام میں داخل ہو پھر ایک صدی تک اسلام کا ہی لبادہ اوڑھے رہے۔ ایک نہیں۔ دو یا تین نہیں اس کی پوری چار نسلیں اسلام ہی کی آنکھ کھولیں اور اسی پر ختم ہوں۔ یہ عمر بھر اپنا نہیں۔ صرف تکبیر کر کے اللہ کے گھر (مساجد) تعمیر کریں۔ اُن میں پنجوقتہ اذان کا اہتمام کر کے اسلامی نمازیں ادا کریں

پوری ایک صدی تک اسلامی معاشرت اپنائے رکھیں مگر فی الحقیقت اس کا عقیدہ کچھ اور ہو — پھر سوچنے کی بات یہ بھی ہے کہ جنہوں نے اسلام کے لئے اتنا کچھ کیا۔ تو کیا اسلام کو ایسا کر کے نقصان پہنچایا اور اس کا مذاق اُڑایا ؟ یا ان سچے اور راسخ العقیدہ مسلمانوں کو غیر مسلم قرار دینے والے ملتِ اسلامیہ کے استحکام پر تبر چلا رہے ہیں ؟

## کیونکر ممکن ہے ؟

کیا کوئی شخص جو بباطن مسلمان ہے اور بظاہر ہندو بنا ہوا ہے۔ دینی و دنیوی منفعتوں کے پیشِ نظر اس نے اپنی اولاد کا نام بھی ہندوؤں ایسا رکھا ہوا ہے۔ اپنے کسی جگر گوشہ کی وفات پر یہ برداشت کر سکتا ہے کہ اسے ہندو سمجھتے ہوئے اس کے جگر کے ٹکڑے کی نعش کو جلانے کے لئے "شمشان گھاٹ" کو لے جائیں کیا اس وقت اس کا اندر کا اسلام ظاہر نہیں ہو جائے گا ؟ اس کا جگر شق نہیں ہو جائے گا ؟ کیوں شق نہیں ہوگا ؟ جبکہ منافقت اتنے لمبے عرصہ کے لئے چل ہی نہیں سکتی تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ

ایک دو - یا ایک دو سو یا ہزار بھی نہیں پورے ایک کروڑ غیر مسلم پوری ایک صدی تک مسلمان بنے رہیں۔ مسلمانوں ایسی مساجد تعمیر کریں اُن میں مسلمانوں ایسی عبادات بجا لائیں اپنی اولادوں کے نام مسلمانوں ایسے رکھیں۔ اُن کی بیاہ شادی اور حیات و موت کی تمام رسومات و آداب بھی مسلمانوں ایسے ہوں۔ وہ غیر مسلموں میں تبلیغِ اسلام کی جدوجہد میں بھی پیش پیش ہوں جن ملکوں اور علاقوں میں ایک بھی مسلمان نہ ہو وہاں بھی اپنے آپ کو مسلمانوں کے ہی طور پر پیش کریں اور انہیں اسلام کی دعوت دیں دنیا بھر کی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کر کے قرآنی انوار پھیلائیں۔ ہزاروں بلکہ لاکھوں عیسائیوں۔ مشرکوں۔ ہندوؤں۔ بدمذہبوں کو کلمہ طیبہ پڑھوائیں اور اس راہ کو راہِ فلاح و نجات قرار دیتے ہوئے اپنی اولادوں کی رُوحوں اور دلوں کو بھی اس نور سے منوّر کرنے کی کوشش کریں۔

مگر صد حیف، کہ فاضل مضمون نگار کا فکری و نظریاتی تعصب اسلام کے ایسے جاں سپار خادموں کو بھی غیر مسلم قرار دینے پر مصر ہے جبکہ اہلِ نظر کے نزدیک تو اسلام کی تعلیم اور معاشرت میں ایسی جاذبیت اور مقناطیسیت ہے اور یہ ایک ایسا نظری امر ہے کہ جو ایک دفعہ اس کے قریب آ جائے پھر [illegible] نہیں سکتا بلکہ اسی کا

ہو کر رہ جاتا ہے

## غیر اسلامی چشمہ

کوئی فاضل مضمون نگار کو بتائے کہ — جناب منافقت کی عمر اتنی لمبی نہیں ہوتی۔ یہ ملمع بہت جلد اُتر جایا کرتا ہے۔ کسی غیر معاشرت کو اپنانا اور کسی غیر مذہب کا لبادہ اتنے لمبے عرصے تک کے لئے اوڑھے رہنا انسانی سرشت ہی کے خلاف ہے اور جو اسلام میں داخل ہو کر اپنی حیثیت ختم کرتا ہے۔ وہ وہاں کسی اور نظریے کے لئے کام کر ہی نہیں سکتا۔ یہ اچھا مذاق ہوا کہ اپنی زندگی بھی ایک لاحاصل شئے کے لئے غارت کی اور اپنی اولادوں کی بھی — آخر عقل و خرد کے اس دور میں غیر مسلموں کا وہ کیسا جیدار گروہ ہے جو اپنے علاوہ اپنی اولادوں کو بھی اسلام کی خدمت کے لئے وقف کئے ہوئے ہے وہ سب اس پر اپنی جانیں نچھاور کرتے جاتے ہیں اور پوری ایک صدی سے اسلام کی خاطر ہر قسم کا سب و شتم جبر و تشدد اور چیرہ دستی برداشت کرتے چلے جا رہے ہیں — مگر سرکش تعصب کا اصرار ہے کہ گو ان کی معاشرت ان کے نام۔ ان کے کام۔ ان کے مشاغل اور ان کی عبادات تو سراسر اسلامی ہیں۔ ان کے چہرے اور نام بھی مسلمانوں ایسے ہیں ان کا کردار بھی قرونِ اُولیٰ کے مسلمانوں کا سا ہے۔ مگر ہیں یہ غیر مسلم کہیں خود مضمون نگار نے اپنی آنکھوں پر کوئی غیر اسلامی چشمہ تو نہیں چڑھا رکھا کہ اب اسے ہر طرف غیر مسلم ہی غیر مسلم نظر آ رہے ہیں اور وہ اس چشمے کی مدد سے دلوں کی نہاں در نہاں کیفیات تک پڑھنے لگا ہے۔ جبکہ کسی بھی انسان کا عقیدہ تو اس کے اور اس کے رب کے درمیان ہوتا ہے اور دلوں کا اصل حال صرف وہ علام الغیوب خدا ہی جانتا ہے اور وہی دلوں کو پھیرنے والا ہے اور صرف وہی جانتا ہے کہ کس انسان کا دل ہدایت کی طرف پھرا ہوا ہے اور کس کا گمراہی کی طرف۔

## منافقین اور اسلام

جہاں تک منافقین اور ان کی منافقت کا تعلق ہے جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں یہ بہت مختصر مدت کے لئے تو ممکن ہے لیکن اگر طویل ہو جائے تو اس کا بھانڈا چوراہے میں پھوٹ جاتا ہے اور یہ خود منافق کے لئے نقصان رساں ثابت ہو جاتی ہے جیسے مدینہ کا رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی کا حال جو ظاہری طور پر مسلمان بنا ہوا تھا مگر اس کا بیٹا اسلام کا ایسا جاں نثار اور سر فروش خادم بن کر ابھرا کہ ایک موقع پر سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اپنے باپ کے منہ سے نکلے ہوئے توہین آمیز فقرے سن کر خود اپنے باپ ہی کی گردن مارنے کے لئے تیار ہو گیا تھا۔ کیا اس منافقت سے اسلام کو نقصان پہنچا یا فائدہ؟

اسلام تو ایک نور ہے جو دلوں میں داخل ہو کر تمام کدورتوں، نحوستوں اور بد ارادوں کو دھو ڈالتا ہے اور اُن کی جگہ خدائے واحد اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بھر دیتا ہے وہ منافقوں سے ہرگز خائف نہیں بلکہ اسلام تاریخِ اسلام اور قرآن کریم کا مطالعہ تو ہمیں بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے منافقوں کی نشاندہی کرنے کے بعد انہیں دائرہ اسلام سے خارج نہیں کیا نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی ایسا کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ بحوالہ سیارہ ڈائجسٹ رسول نمبر" (جلد ۱ ص ۳۰۶) رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی اور اس کے ساتھی مسلمانوں کی نمازوں میں شریک ہوتے تھے باہمی مشورہ کے مواقع پر بھی شریک رہتے تھے وہ مسلمانوں کے تمام امور و رموز سے واقف تھے بلکہ خفیہ طور پر یہ راز یہودیوں کو بھی پہنچایا کرتے اپنی نجی محفلوں میں اسلام اور مسلمانوں کا مذاق بھی اُڑایا کرتے تھے صحابہ کرامؓ کی عیب جوئی بھی ان کا معمول تھا بلکہ خود رسول اکرمؐ کے بارے میں بھی اس قسم کی لغو اور بے سروپا باتیں پھیلایا کرتے تھے کہ (نعوذ باللہ) حضور کانوں کے کچے ہیں اور فلاں فلاں قبیلے اور گروہ کی طرفداری کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ — لیکن اس کے باوجود ان سے کبھی تعرض نہیں کیا گیا اور وہ مسلم معاشرے میں بدستور جانی و مال کے کامل تحفظ کے ساتھ تمام حقوق و مراعات کے حقدار و وارث بنے رہے۔

پھر مجھے فاضل مضمون نگار سے یہ بھی دریافت کرنا ہے کہ کیا منافق (منافقت سے اپنائے ہوئے دین کے لئے) جانی و مالی قربانی بھی کیا کرتا ہے؟ کم از کم تاریخ اسلام سے تو اس کی تائید نہیں ہوتی اور وہ ایک ایسے کلمہ گو گروہ کے درپے ہیں جو پوری ایک صدی سے اپنے بچوں کے منہ سے لقمے چھین کر اشاعتِ اسلام پر صرف کر رہا ہے کروڑوں روپے کے صرفے سے ہزاروں مسجدیں تعمیر کر چکا ہے۔ درجنوں معروف زبانوں میں ترجمہ کر کے قرآنی انوار کو اقصائے عالم میں پھیلا چکا ہے اور اپنے رب کے پسندیدہ دین (اسلام) سے وابستگی کے لئے ہمہ وقت جان و مال کی قربانی دینے کے لئے مستعد و تیار رہتا ہے۔

گو دورِ حاضر کے اس مُلّا کے نزدیک جو — خود بدلتا نہیں قرآں کو بدل دیتا ہے وہ اسلام سے مخلص نہیں۔ حیرت تو یہ ہے کہ اپنی اس رعونتِ فکر میں یہ مُلّا قرآنی وصیت تک کو پسِ پشت ڈالنے سے گریز نہیں کرتا۔

## تیسرا گروہ

اب آیئے۔ اسلام کے دعویدار تیسرے گروہ کی طرف۔ کیونکہ یہ ثابت ہو جانے کے بعد کہ نہ تو حقیقی غیر مسلم اور نہ منافق ہی مساجد تعمیر کرتے ہیں صرف ایک ہی قابلِ ذکر گروہ باقی رہ جاتا ہے

وہ جو مسلمان ہے اسلام کا سچا دعویدار ہے۔ مگر مضمون نگار اسے محض اختلافِ عقائد کی بنا پر غیر مسلم سمجھتا ہے۔

راقم الحروف کے خیال میں شاید ہی کوئی صائب الرائے انسان اس حقیقت کی توثیق سے انکار کرے گا کہ اسلام سے اخلاص صرف اسی گروہ کا مستند و معتبر متصور ہو گا۔

- جو اشاعتِ اسلام کے لئے مساجد تعمیر کرتا ہے
- اُن میں دن میں پانچ وقت اذان دے کر نماز ادا کرتا ہے اور اُن مساجد کی تعمیر بھی ذاتی کمائی اور نیک کمائی سے کرتا ہے نہ کہ سیاسی حکومت کی خیرات و زکوٰۃ سے
- جو دُنیا کے ہر ملک میں (دراں حالیکہ ایک بھی مسلمان نہیں) ہر قسم کے مصائب و تکالیف برداشت کر کے بھی اسلام پھیلا رہا ہے — اور
- پوری ایک صدی سے اس کارِ خیر میں کوشاں ہے بلکہ اس کی نسلیں بھی اسی گرمجوشی سے اس صراطِ مستقیم پر گامزن ہیں

پھر سوچنے کی ایک بات یہ بھی ہے کہ اگر ایک گروہ مسلمین کو اختلافِ عقائد کی بناء پر دوسرے گروہ کو غیر مسلم کہنے کا حق ہے تو پھر ایسا ہی حق خواہ مخواہ غیر مسلم قرار دیئے جانے والے گروہ کو بھی حاصل ہے

اب اُلجھن یہ آن پڑی کہ جب دونوں ہی ایک دوسرے کو "غیر مسلم" کہیں یا قرار دیں تو حقیقی مسلمان کی پہچان کیونکر ہو — میرے خیال میں اگر کلمہ گویوں کے یہ دونوں گروہ اس نزاع کے فیصلے کے لئے آخری آسمانی صحیفہ "قرآن کریم" کو "حکم" بنا لیں (کہ دونوں اسے اسلام کی حقیقی اساس قرار دیتے ہیں) تو اس اختلاف کا فیصلہ کرنا ہرگز مشکل نہیں رہ جاتا۔ اور قرآن کریم سے تو فاضل مضمون نگار شاید ایک بھی ایسی آیت پیش نہ کر سکیں۔ جس میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ

جو گروہ مسلمین (کسی ایک فرقے کے نزدیک) فلاں فلاں اسلامی معیار پر پورا نہ اُترتا ہو وہ غیر مسلم ہے لہٰذا نہ وہ مسجد بنا سکتا ہے اور نہ مسجد بنا کر اس میں اسلامی عبادات بجا لا سکتا ہے خواہ وہ اسے مذہبی فریضہ کیوں نہ سمجھتا ہو۔

- اگر کہا جائے کہ "وہ گروہ" ہمارے نزدیک قرآن مجید کے فلاں حکم کو نہیں مانتا اس لئے اسے غیر مسلم قرار دینے کا اجتہاد کیا گیا ہے تو سوال پیدا ہو گا کہ قرآن کریم میں تو ۷۰۰ احکام ہیں اور کون ہے جس کے متعلق حتمیت کے ساتھ یہ کہا جا سکے کہ وہ ان ۷۰۰ کے ۷۰۰ احکام پر دل و جان سے عمل پیرا ہے۔ ہمارے معاشرے میں تو ناپ تول میں ڈنڈی مارنے والوں سے لے کر زانیوں اور قاتلوں تک کی محتاط ترین تعداد بھی لاکھوں ہو گی۔ مگر فاضل مضمون نگار کو ان کے اسلام پر کوئی اعتراض نہیں — اسی طرح
- اگر یہ کہا جائے کہ اسے قرآن کریم کی فلاں آیت کا مختلف ترجمہ و تفسیر کرنے پر غیر مسلم قرار دیا گیا ہے تو کیا یہی بات وہ بھی نہیں کہہ سکتا اور یہی اعتراض وہ اپنے سے مختلف ترجمہ کرنے والے پر نہیں دھر سکتا کیونکہ جب دونوں ہی اسلام کے گرمجوش دعویدار ہیں تو دونوں کا حقِ اعتراض و شکایت بھی یکساں ہو گا۔ پھر پچھلے چودہ سو سالوں میں قرآن کریم کے لاتعداد تراجم و تفاسیر شائع ہو چکے ہیں کیا ان سب میں لفظاً اور معناً کوئی فرق یا اختلاف نہیں ہے؟ — رہ گئی بات معیارِ ایمانی کی تو کیا خود رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت دور میں تمام صحابہ ارکانِ اسلام بجا لانے میں یکساں تھے احادیث سے تو یہاں تک ثابت ہے کہ اُن میں سے بعض ارکانِ اسلام بجا لانے میں سست تھے۔ بلکہ نماز کو بھی اس کے تمام لوازمات کے ساتھ ادا نہیں کرتے تھے لیکن

حضور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو انہیں نہ کبھی غیر مسلم کہا اور نہ نماز پڑھنے سے روکا؟

پھر قرآن کریم تو کہتا ہے کہ نماز فحشاء اور لغویات سے باز رکھتی ہے لیکن جو نماز بھی پڑھے اور ان عیوب میں بھی ملوث ہو اس کے متعلق دورِ حاضر کے (بزعمِ خویش) "عالم الغیب" مفتیانِ دینِ متین کا کیا حکم ہے — ؟

## خوارج و یزید

اب آیئے ذرا تاریخ کی طرف۔ تاریخ اسلام بھی بتاتی ہے کہ اپنے ہی جیسے کلمہ گو مسلمان کہنے والوں کو "کافر و غیر مسلم" قرار دینے کی طرح (پبلک طور پر) خوارج نے ڈالی تھی کہ انہوں نے برملا سیدنا حضرت علیؓ کو خارج از اسلام کہا اور حکومتی سطح پر یہ جسارت یزید نے کی کہ نواسہ رسولؐ حضرت

(باقی صـ۱ـ پر)

تقریر برجلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۲ء ۔ قسط دوم

# اسلام میں رواداری کی تعلیم

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس

تقسیم ہند سے قبل لاہور میں آریہ سماج کے ایک جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے پروفیسر رام دیو نے جو گورو کل کانگڑی کے سابق پروفیسر اور ویدک میگزین کے ایڈیٹر تھے ہمارے آقا و مولا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لگائے گئے اس مکروہ اتہام کو یعنی آپ نے اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا ہے غلط قرار دیتے ہوئے کہا کہ

"مدینہ میں بیٹھے ہوئے محمد صاحب (صلعم) نے اُن میں جادو کی بجلی بھر دی۔ وہ بجلی جو انسانوں کو دیوتا بنا دیتی ہے .... اور یہ غلط ہے کہ اسلام محض تلوار سے پھیلا ہے یہ امر واقعہ ہے کہ اشاعت اسلام کے لئے کبھی تلوار نہیں اُٹھائی گئی۔ اگر مذہب تلوار سے پھیل سکتا ہے تو آج کوئی پھیلا کر دکھا دے"۔

(اخبار پرکاش بحوالہ برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول)

اس آخری فقرہ میں کتنی عظیم الشان اور لازوال سچائی بھری ہوئی ہے کہ اگر مذہب تلوار سے پھیل سکتا ہے تو آج کوئی پھیلا کر دکھا دے! ہمارے مقدس رسول پر جبر و اکراہ کا الزام لگانے والوں کے لئے یہ ایک لمحہ فکریہ ہے اور چیلنج ہے

احباب کرام! یہ ایک روزِ روشن کی طرح واضح حقیقت ہے کہ تلوار کبھی بھی تطہیر قلوب کا ذریعہ نہیں بن سکتی بلکہ خود نفرت اور بغاوت ہی پیدا کر سکتی ہے تطہیر قلوب کے لئے اور دلوں کے زنگ دھونے کے لئے تلوار ایسی ضروری تھی تو حضرت ابوبکرؓ ۔ حضرت عمرؓ ۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے دلوں کا زنگ کس تلوار نے دھویا تھا اور کس تلوار نے حضرت بلالؓ حبشی کے دل میں توحید کا نور بھر دیا تھا۔ بتایئے کہ حضرت عمرؓ کا جبر کس چیز نے ختم کر دیا تھا۔ کیا حضرت محمد صلعم کی تلوار نے یا سورۃ مریم کی چند آیات کی تلاوت نے؟ آپ سارے قرآن مجید کا بالاستیعاب مطالعہ کریں کہیں بھی آپ کو اخوت باہمی اور رواداری کے منافی جبر و اکراہ کی کوئی تعلیم نظر نہیں آئے گی

مجسم رحمت حضرت رحمۃ للعالمین صلعم نے خدا سے وحی پاکر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یہ اعلان عام کر دیا کہ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ کہ دین کے نام پر کوئی جبر جائز نہیں۔ اور اس کی ضرورت ہی کیا ہے؟ خدا نے واضح رنگ میں فرما دیا ہے کہ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ کہ حق اپنے روشن چہرہ کے ساتھ ممتاز و متبین ہو کر سامنے آگیا ہے نیز فرمایا اِنَّ ھٰذِہٖ تَذْکِرَۃٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ سَبِیْلًا (سورہ دہر رکوع ۲) یہ تو ایک نصیحت کی بات ہے۔ پس اس نصیحت سے متاثر ہو کر جو چاہے وہ اپنے رب کا راستہ پکڑے وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ کہ تو کہہ دے کہ حق تو تمہارے رب کی طرف سے آچکا (اس کے بعد کسی جبر کا سوال ہی باقی نہیں رہتا) اب تمہیں اختیار ہے چاہو تو ایمان لاؤ چاہو تو ایمان نہ لاؤ۔ قُلِ اللّٰہَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّہٗ دِیْنِیْ اے محمد صلعم! آپ اعلان کر دیں کہ میں تو اپنے رب کی پورے خلوص کے ساتھ عبادت کرتا ہوں اور میرا دین صرف اسی کے لئے خاص ہے فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِہٖ۔ رہے تم تم جس کی چاہو خدا کے سوا عبادت کرتے پھرو مجھے تو اپنا رستہ مل گیا لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ۔ تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے۔

اتنی حسین تعلیم کی موجودگی میں اسلام پر جبر و اکراہ کا الزام عائد کرنا کتنی بڑی ناانصافی ہے اور کتنا بڑا ظلم ہے۔ اسلام پر ایسا الزام عائد کرنے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے عہدِ خلافت پر متمکن ہونے سے قبل اپنی تصنیف فرمودہ ایک کتاب میں تحریر فرماتے ہیں:-

"پس اے مذہب کے نام پر ظلم کرنے والو تم مذہب کی حقیقت ہی سے ناآشنا ہو۔ مذہب تو دلی تبدیلی کا نام ہے۔ مذہب کوئی سیاسی جماعت نہیں۔ مذہب کوئی قوم نہیں۔ مذہب کوئی ملک نہیں۔ مذہب تو وہ پاک روحانی تبدیلی پیدا کرنے کے لئے آیا ہے جو دلوں کی گہرائیوں میں ہوتی ہے اور جس کا تعلق روح کے ساتھ ہے کوئی تلوار اور کوئی طاقت اور کوئی جبر اور کوئی تشدد خواہ کتنا ہی ہیبت ناک کیوں نہ ہو دلوں کو تبدیل کرنے کی اتنی بھی طاقت نہیں رکھتا جتنی ایک حقیر چیونٹی بلند و بالا پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہلانے کی رکھتی ہے ... پس تلوار کے زور سے اسلام پھیلانے کا الزام لگانے والوں سے میں خود قرآن ہی کے الفاظ میں پوچھتا ہوں اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰی قُلُوْبٍ اَقْفَالُھَا کیا وہ قرآن پر غور نہیں کرتے یا دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں؟"

(مذہب کے نام پر خون ۲۱-۲۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چند سالہ تاریخ ہی اس حقیقت کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہے کہ مذہب اسلام ظلم و تعدی اور تشدد و تنگی اور نفرت نہیں سکھاتا بلکہ رحم اور شفقت اور صبر اور بردباری اور رواداری کی تعلیم دیتا ہے حضور صلعم کا طریق تبلیغ بھی اپنے اندر ایک ندرت رکھتا ہے ایک طرف مخالف بھی اپنے راہ ظلم و ستم میں ڈٹے رہے اور آپ پر ایذا رسانی کا کوئی طریقہ باقی نہیں رکھا دوسری طرف اپنے طریق رحم و شفقت پر قائم ظالموں پر یہ دہشت بھی طاری تھی کہ جس طرح بھی بن پڑے آپ کو ہلاک کر دیں اور آپ کو یہ غم تھا کہ کہیں یہ ظالم ہلاک نہ ہو جائیں آپ نے صرف زبانی دعوت پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اس راہ میں دن بھر کی صعوبتیں برداشت کرنے کے بعد ساری ساری رات اپنے خدا کے حضور رو رو کر دعا کرتے رہے اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ کہ خدایا ان کو تو صحیح راستہ دکھا۔ خدایا ان کو تو معاف کر دے۔ یہ لوگ نہیں جانتے کہ کیا کر رہے ہیں۔ اس دُعا اور اس دُکھا کوشش۔ درد مند دل کے گہرے سوز و گداز کو دیکھ کر خدا تعالیٰ بھی عرش پر پکار اٹھا کہ اے محمد! لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ (شعراء ع۱) اے میرے عزیز ترین بندے کیا تو اس غم میں اپنے تئیں ہلاک کر دے گا کہ یہ ایمان نہیں لاتے؟

ایسے مجسم رحمت و شفقت پر یہ الزام کہ آپ نے دین پھیلانے کے لئے تلوار اٹھائی کس قدر بے بنیاد ہے۔ افسوس ہے ایسے الزام پر اور افسوس ہے ایسے الزام تراشوں پر۔ پس ایسے معتقد اور شرپسندوں کے لئے ہم بھی دعا کرتے ہیں کہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ ھُمْ وَارْحَمْھُمْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔

کوئی کہہ سکتا ہے کہ محمد صلعم چونکہ اس وقت مکہ میں تھے اور صاحب اقتدار نہ تھے اس وجہ سے مجبوراً آپ نے ... کیا ہوگا۔ ایسے اعتراض اور معترضین کے لئے فتح مکہ کے موقعہ پر آپ کا معافی کا اعلان عام ایک مسکت جواب ہے حضرت رسول کریم صلعم اور آپ کے ماننے والوں کو جو حقائق اور مشرکوں کی طرف سے ایک لمبے زمانہ تک جس قسم کے ظلم و ستم اور ایذا رسانی کا سامنا کرنا پڑا تھا اس کی تفصیل میں اس وقت جانے کی ضرورت نہیں۔ حضور صلعم اور آپ کے شیدائی ان ظلم کے ساتھ اور غیر معمولی قوتِ برداشت کے ساتھ ان مظالم کو سہتے رہے اور زبان سے اُف تک نہ کی انہوں نے اپنے دکھوں اپنی قربانیوں اور اپنے بہتے خون سے یہ ثابت کر دیا کہ اپنی اُسوہ حسنہ بالخصوص کہ تجھ پر عفو اور درگزر کا حکم دیا گیا ہے لیکن اس کے بعد جب آپ کو فتح نصیب ہوئی اور حاکم اعلیٰ کی حیثیت حاصل ہوئی ہے تو آپ ان تمام ظالموں اور سفاکوں کو معاف کر دیتے ہیں چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی مذکورہ تصنیف میں فرماتے ہیں:-

"اس وقت جبکہ خدائی نصرت کے وعدوں کے ایفاء کا وقت آیا اور کفارِ مکہ کی گردنیں ان کے ہاتھ میں دی گئیں۔ جب دس ہزار قدوسیوں کی چمکتی ہوئی تلواروں کے نیچے عرب کے سفاک سرداروں کے سر کانپنے لگے تو مکہ کی ایک ایک اینٹ گواہ ہے کہ تاریخ عالم نے ایک عجیب معاملہ دیکھا اور تمام عالم کے زمان کی بجائے مکہ کی فضاؤں میں لاتثریب علیکم

الیوم کے شادیانے بجنے لگے اس روز دنیا کے ظالم ترین انسان معاف کئے گئے تپتی ریت پر بے کس غلاموں کو لٹانے والے بھی معاف کئے گئے چلچلاتی دھوپ میں مکہ کی گلیوں میں ناداروں کو گھسیٹنے والے بھی معاف کئے گئے اس روز معصوم انسانوں پر پتھروں کی بارش برسانے والے بھی معاف کئے گئے اور قاتل اور فسادی اور بدعہد اور لٹیرے بھی معاف کر دیئے گئے اور ابھی کچھ مدت نہ گزری تھی کہ ان سنگدلوں کو بھی معاف کر دیا گیا جنہوں نے انسانوں کے سینے چیر کر اُن کے دل اور جگر چبا لئے تھے!!"

(مذہب کے نام پر خون ص ۳۰-۲۹)

یہ تھا ظلم کا عفو سے انتقام علیہ الصلوٰۃ والسلام

محمد ہی نام اور محمد ہی کام علیک الصلوٰۃ علیک السلام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

احبابِ کرام! میں اس وقت اسلام کے مسئلہ جہاد کے بارے میں مختصر طور پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے کہ جہاد کے بارے میں اب بھی ایک طبقہ مختلف قسم کی بدظنیوں کا شکار ہے۔ اُن کے خیال میں جہاد سے مراد غیر مسلموں کو تلوار کے ذریعہ قتل کرنا اور اُن سے لڑنا ہے حالانکہ یہ آتی بڑی جہالت ہے کہ اس تصورِ جہاد کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

جہاد اپنے اندر بہت بڑا مفہوم رکھتا ہے قرآن مجید نے جہاد کی تین اقسام بیان فرمائی ہیں (۱) جہادِ اکبر (۲) جہادِ کبیر اور (۳) جہادِ صغیر۔۔۔ جہادِ اکبر سے مراد مجاہدۂ نفس ہے۔ چنانچہ حضرت رسولِ اکرم صلعم نے غزوۂ تبوک سے واپسی پر فرمایا کہ رجعنا من الجہاد الاصغر الی الجہاد الاکبر کہ ہم بہت چھوٹے جہاد یعنی جنگ سے واپس آ رہے ہیں اور اب جہادِ اکبر (بہت بڑے جہاد) یعنی مجاہدۂ نفس کی طرف جا رہے ہیں اسی طرح حضور صلعم نے فرمایا المجاھد من جاھد نفسہ کہ حقیقی مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس کے خلاف نفسانی خواہشات کے خلاف جہاد کرتا ہے۔

دوسرے درجہ پر جہادِ کبیر ہے جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ جہاد کی ابتداء جہادِ نفس سے کی جانی چاہیئے۔ جب انسان اس جہاد میں کامیاب ہو جاتا ہے تو اس پر جہاد کبیر فرض ہو جاتا ہے۔ یہاں جہادِ کبیر سے مراد تبلیغ ہدایت اور اشاعتِ اسلام ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ — یعنی مخالفین کو اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت اور موعظتِ حسنہ سے دعوت دیا کرو اور موقع ومحل کے مطابق نہایت پیار اور نرمی سے اُن سے گفتگو کرو

وَجَاھِدْھُمْ بِہٖ جِھَادًا کَبِیْرًا — کہ قرآن کریم کے ذریعہ تم جہادِ کبیر کیا کرو

گویا کہ مخالفوں اور دشمنوں کے سامنے حکمت اور موعظہ حسنہ کے ذریعہ قرآنی تعلیم پیش کرتے ہوئے مجادلہ حسنہ کرنا یہی جہادِ کبیر ہے۔

تیسری قسم جہاد کی جہادِ صغیر ہے اسے عرفِ عام میں جہاد بالسیف کہا جاتا ہے۔ اس کے لئے خدا تعالیٰ نے کچھ شرائط مقرر فرمائی ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرُ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّھُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ یُذْکَرُ فِیْھَا اسْمُ اللّٰہِ کَثِیْرًا (الحج ع۶)

یعنی وہ لوگ جو مختلف ظلم وستم کے شکار ہو گئے ہیں اور جن سے بلا وجہ جنگ کی جا رہی ہے۔ انہیں مدافعانہ رنگ میں اپنے بچاؤ اور حفاظت کے لئے جنگ کرنے کی اجازت ہے اللہ تعالیٰ اُن کی مدد کرنے پر قادر ہے یہ وہ مظلوم ہیں جن کو اُن کے گھروں سے صرف اس لئے نکال دیا گیا ہے کہ انہوں نے صرف اتنا کہا تھا کہ ربنا اللہ اللہ تعالیٰ ہمارا رب ہے اللہ تعالیٰ ان کا فروں میں سے بعض کو بعض کے ذریعہ شرارت اور ظلم سے باز نہ رکھتا تو عیسائیوں کے گرجے اور یہودیوں کی عبادت گاہیں اور مسلمانوں کی مسجدیں جن میں خدا تعالیٰ کا کثرت سے نام لیا جاتا ہے برباد کئے جاتے۔"

ان آیاتِ قرآنی سے یہ حقیقت واضح طور پر سامنے آ جاتی ہے کہ جہاد سے قطعاً یہ مراد نہیں کہ تلوار کے ذریعہ کافروں کو قتل کیا جائے۔ حقیقت میں یہ بات ناممکن ہے۔ اسلام کا ہرگز نہ یہ منشاء ہے اور نہ اسلام اس کی اجازت دیتا ہے۔ مذہب کے نام پر فتنہ و فساد پیدا کرنے اور قتل و خونریزی سے اسلام شدید طور پر منع کرتا ہے۔ مذہب کے نام پر فسادات پیدا کرنے والے ہمیشہ یا تو خود لامذہب ہوا کرتے ہیں یا پھر وہ لوگ جن کے اندر مذہب کا شائبہ تک نہیں ہوتا۔ قرآن کریم مذہب کی جو تاریخ بیان کرتا ہے اس سے یہ حقیقت سامنے آ جاتی ہے کہ ظلم تو کیا جاتا رہا ہے مذہب کے نام پر مگر لامذہب لوگوں کی طرف سے کیا جا رہا ہے۔ خدا کے نام پر تشدد کیا جا رہا ہے مگر یہ تشدد ایسے لوگوں کی طرف سے کیا جا رہا ہے جن کے دل روحانیت، رحمت، شفقت اور خدمتِ خلق کے پاکیزہ جذبات سے عاری ہیں اور جانے کی ریاکاری اور سفاکی کی آماجگاہ ہے۔ خدا کے نام پر فساد پیدا کرنے والے وہ لوگ ہوتے ہیں جو خدا کے حقیقی تصور سے اور ایمان باللہ سے نا آشنا ہوتے ہیں۔"

پس یہ جو فرقہ وارانہ فسادات ہمارے ملک میں آئے دن ہوتے رہتے ہیں اُن کا مذہب کے ساتھ خواہ اسلام ہو عیسائیت ہو، ہندو مذہب ہو، سکھ مذہب ہو، خواہ کوئی مذہب بھی ہو کسی مذہب اور اس کی تعلیمات اور اس کے پیشواؤں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ؎

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا

غرضیکہ جبر و اکراہ سے کبھی دلوں پر حکومت نصیب نہیں ہوتی اور نہ کبھی آئندہ ہو گی۔ آہستہ ہڈیوں اور گوشت پوست پر اقتدار حاصل ہو جاتا ہے۔ مگر عقل و فراست پر جذبات و عقائد پر اور دل و دماغ پر کسی قسم کا جبر روا نہیں رکھا جا سکتا۔ اسی اسلام کو ان باتوں کی طرف منسوب کرتے ہوئے زیرِ الزام ٹھہرایا جائے۔ اسلام تو رواداری کی تعلیم دیتا ہے۔ یہاں تک فرماتا ہے — وَلَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ فَیَسُبُّوا اللّٰہَ عَدْوًا بِغَیْرِ عِلْمٍ کہ جن لوگوں کو یہ لوگ خدا کے سوا شریک ٹھہرا کر عبادت کرتے ہیں۔ (باقی)

## غیر مسلم اور تعمیر مساجد — بقیہ صفحہ ۸

امام حسینؓ کو واجب القتل قرار دیا۔ مگر کہاں ہیں وہ خوارج و یزید؟ اور اُن فتووں کی آج کیا حیثیت رہ گئی ہے۔ نہیں معلوم آج کے سرکاری مفتیان کس برتے پر تکفیر کے اس قدر شیدائی بنے ہوئے ہیں۔ جس کی نہ قرآن کریم سے تائید ہوتی ہے نہ احادیث سے۔ پھر یہ بھی نہیں کہ قرآن کریم ہماری اس سلسلہ میں رہنمائی نہیں کرتا کہ اسلام لانے والے کی کیا پہچان ہے وہ تو کافروں تک کے بارے میں فرماتا ہے

"اگر وہ توبہ کریں اور نمازوں کو قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں"

### مسلمان کی پہچان

قرآن کریم ہی نہیں خود قرآنِ ناطق صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے واضح الفاظ میں مسلمان کی پہچان بیان فرمائی ہے کہ ۔۔۔ "جو شخص ہمارے جیسی نماز پڑھتا ہے ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرتا ہے ہمارا ذبیحہ کھاتا ہے پس وہ شخص مسلمان ہے جس کے لئے اللہ کا اور اس کے رسول کا عہد ہے۔ پس اللہ کے عہد کو مت توڑو۔" (صحیح بخاری)

مگر فاضل مضمون نگار کے لئے یہ واضح ترین اور داشگاف ارشادِ نبوی بھی تاویل طلب ہے۔ شاید اس لئے کہ اس میں اس دور کے ملاں سے سندِ توثیق حاصل کرنے کا ذکر نہیں۔

اللہ رحم کرے اس دور کے اجارہ داران اسلام پر کہ قرآن کریم تو مسلمانوں کی یہ پہچان بتاتا ہے کہ "وہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کرتے ہیں اور ایمان لاتے ہیں اللہ پر اور آخرت کے دن پر۔ قائم کرتے ہیں نماز۔ ادا کرتے ہیں زکوٰۃ" (سورۃ توبہ) مگر ان کے نزدیک یہی علامتیں اور معمولات و عقائد ہیں اُن کے غیر مسلم ہونے کی اور ان کے نزدیک ایسا کرنا گویا مسلمانوں اور اسلام سے مذاق کرنا ہے۔ لہٰذا انہیں ایسا کرنے سے روکنا چاہیئے۔ حالانکہ ایک سچے مسلمان کا سر تو یہ دیکھ کر فخر سے بلند ہو جانا چاہیئے کہ وہ جو اس کے نزدیک غیر مسلم ہے) وہ بھی خدائے عزوجل کی توحید کا اقراری ہے اور قرآن کریم کے فرمودات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق اسلامی عبادات بجا لا رہا ہے۔ نہ کہ اُسے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین پر قدم مارتا دیکھ کر غصہ سے نتھنے پھڑکنے لگیں اور باچھوں سے منافرت اور کدورت کی کف بہنے لگے۔

(بشکریہ "لاہور" ۱۷ جنوری ۱۹۸۳ء)

بدر کی توسیع اشاعت میں حصہ لیجئے

اُذْكُرُوْا مَوْتَاكُمْ بِالْخَيْرِ

# محترم مولانا عبدالواحد صاحب فاضل کا ذکرِ خیر

## آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے!

از مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج سرینگر (کشمیر)

کم گو، بے ضرر، سادہ طبیعت کے مالک، حد درجہ خلیق، منکسر المزاج عالم و باعمل، خطیب، دُور رس نگاہ رکھنے والے بزرگ، سب کے خیر خواہ، بات کریں تو نرمی سے، سمجھائیں تو شفیق باپ کی طرح حاضر جواب، نکتہ شناس و نکتہ دان یہ تھے ہمارے مولانا عبدالواحد صاحب فاضل مرحوم۔ محترم مولوی صاحب مرحوم کی وفات سے احباب جماعتہائے احمدیہ کشمیر کو جو دُکھ ہوا ہے وہ یقیناً ان کی ہر دلعزیزی پر دلالت کرتا ہے۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہم جماعت ہونے کا شرف حاصل تھا۔ حضورؓ کی وفات کے بعد اکثر غمگین رہتے۔ بالآخر اسی غم نے اندر ہی اندر آپ کے رشتۂ حیات کو گھن کی طرح کھا لیا۔ سخت بیمار ہو گئے بیماری نے طوالت پکڑی اور ایک سال سے زائد عرصہ صاحب فراش رہ کر ۱۷ر اکتوبر ۱۹۸۲ء بروز اتوار بوقت ایک بجے دن اپنے ہزاروں چاہنے والوں کو داغ مفارقت دے کر لا الٰہ الا اللہ کا ورد کرتے ہوئے آپ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محترم مولوی صاحب کی وفات ایک عظیم سانحہ اور ایک عظیم جماعتی نقصان ہے جس کے لئے ہمارے ذہن ابھی تیار نہیں تھے آپ کو کشمیر کے احمدیوں میں ممتاز مقام حاصل تھا۔ کیا بلحاظ علم و فضل اور کیا بلحاظ ابتدائی خادم (مبلغ) احمدیت ہونے کے۔ مولوی صاحب موصوف ایک رُوحانی بزرگ تھے جن کی یاد ذہنوں سے کبھی محو نہیں ہو گی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ آپ ۱۹۰۸ء میں پیدا ہوئے آپ کے والد صاحب کا نام محمد حسین صاحب شاہ تھا جنہوں نے ۱۹۰۲ء میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر دستی بیعت کی ہوئی تھی۔ محترم محمد حسین صاحب کے چار بیٹے تھے۔ مولوی عبدالجبار صاحب، مولوی عبدالرحمٰن صاحب، مولوی عبدالرزاق صاحب اور مولوی عبدالواحد صاحب

یہ چاروں اب اس دُنیا میں نہیں ہیں ہاں ایک بیٹی محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ والدہ مکرم سید عبدالحی صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ حیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت دے آمین۔

محترم مولوی عبدالواحد صاحب نے ۱۹۳۱ء میں تحریک آزادی کشمیر میں بھی کام کیا آپ کا اپنا بیان جو آپ کی ڈائری سے منقول ہے یوں ہے۔

"خاکسار ۱۹۳۲ء میں مظفر آباد میں کشمیر کمیٹی کا شائع کردہ لٹریچر تقسیم کر رہا تھا کہ ڈپٹی کمشنر نے اس پر امن لٹریچر کو سول نافرمانی کا نام دیا اور خاکسار کو چھ ماہ کی قید بامشقت اور جرمانہ کی سزا دی پھر چار ماہ کے بعد صحت کی خرابی کی وجہ سے مظفر آباد سنٹرل جیل سے سرینگر منتقل کر دیا گیا۔ سرینگر سنٹرل جیل سے دُوسرے دن سیاسی قیدیوں کی عام رہائی کی بنا پر خاکسار کو بھی آزاد کیا۔"

محترم مولوی صاحب کو جیل میں بہت ساری تکالیف کا سامنا رہا نتیجۃً ان کی صحت پر برا اثر پڑا اور وہ اپنے فرائض کو احسن طور پر ادا کرنے کے قابل نہ رہے آپ لکھتے ہیں۔

"پھر صحت کی خرابی کی وجہ سے اپنے فرائض خدمتِ خلق کی ادائیگی کے قابل نہ رہا۔"

جیل نے جو کچھ مولوی صاحب مرحوم کو دیا وہ تاحیات ساتھ رہا لیکن کتنے عظیم تھے ہمارے مولوی صاحب کہ ہمیشہ خدا اور خدا کے رسولؐ کی باتیں ہی کرتے رہتے تھے ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ خاکسار کو دوران طالب علمی مکرم عبدالخالق صاحب نائیک آف آسنور کے ہاں قیام کرنا پڑا۔ محترم مولوی صاحب بھی ساتھ تھے نصف رات کو دیکھا کہ مولوی صاحب موصوف غائب ہیں خاکسار نے نائیک صاحب کو بتایا ہم دونوں بہت پریشان ہوئے چنانچہ نائیک صاحب نے لیمپ ہاتھ میں لے کر تلاش شروع کی لیکن

بے سُود! آخر فجر کے وقت مولوی صاحب خود ہی آئے اور فرمایا کہ آج رات کو فلاں جگہ بیٹھ کر دعا کرنے کا موقع ملا اور نوافل بھی ادا کئے اسی روز مولوی صاحب موصوف طبیعتاً ٹھیک نہ تھے۔

آپ کی حاضر جوابی کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ آپ نے مجھے سنایا کہ میں مجگول کے بازار میں لٹریچر تقسیم کر رہا تھا اتنے میں جناب شیرِ کشمیر شیخ محمد عبداللہ اور محترمہ بیگم صاحبہ اُدھر سے کار میں گزرے۔ جناب شیخ صاحب نے فرمایا کہ اتنے بڑے سمندر کو چھوڑ کر آپ اِدھر اُدھر کیوں بھٹک رہے ہیں۔ میں نے جھٹ کہا کہ کیا آپ کو معلوم نہیں ہے کہ اس سمندر میں زبردست طوفان آیا ہوا ہے اور ہم نے ایک محفوظ کشتی پائی ہے پس آیئے آپ بھی اس کشتی میں سوار ہو کر محفوظ ہو جائیں۔"

الغرض مولوی صاحب مرحوم گوناگوں خدا داد صلاحیتوں کے مالک تھے قرآن حکیم اور احادیث نبوی صلعم پر آپ کو عبور تھا۔ جب بھی کوئی مسئلہ پوچھا گیا تو فوراً قرآن حکیم کی آیت سے تشفی کرائی۔

آپ کوریل کے رہنے والے تھے قادیان سے مولوی فاضل کر کے بحیثیت مبلغ یہاں کشمیر میں متعین ہوئے کچھ عرصہ امیر جماعت احمدیہ کشمیر بھی رہے آپ کی امارت کے دوران محترم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب مدظلہ العالی بھی یہاں تشریف لائے بوقت وفات تقریباً بہتر سال عمر تھی آپ کی تدفین کوریل میں ہی عمل میں آئی آپ کی کوئی اولاد نہیں ہے۔ عمر کا بیشتر حصہ آسنور میں مرحومہ زینب بیگم صاحبہ والدہ مکرم ماسٹر عبدالحکیم صاحب وانی آسنور کے ہاں گزارا۔ محترم مولوی صاحب مکرم ماسٹر عبدالحکیم صاحب کے پھوپھا لگتے تھے قیام آسنور کے دوران مکرم عبدالرشید صاحب وانی اور مکرم عبدالعلیم صاحب وانی برادران مکرم حکیم صاحب نے آپ کی خدمت کی۔ آپ خرصۂ تک آسنور کوریل کے صدر بھی رہے۔

اپنی عمر کے آخری سال آپ نے اپنے آبائی گاؤں کوریل میں اپنے ذاتی رہائشی مکان میں قیام کرنا پسند فرمایا لیکن جب سابق وزیر اعظم پاکستان کو اپریل ۱۹۷۹ء میں پھانسی دی گئی تو اس دوران آپ کا رہائشی مکان بھی نذرِ آتش کر دیا گیا۔ اس کے بعد آپ اپنی ہمشیرہ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ کے ہاں رہنے لگے یہاں پر مکرم سید عبدالمجید صاحب شاہ ان کی اہلیہ اور محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ نے محترم مولوی صاحب اور آپ کی اہلیہ محترمہ سارہ بیگم صاحبہ کی کما حقہٗ خدمت کی۔ محترم مولوی صاحب نے مکرم سید عبدالمجید صاحب شاہ کی دختر امۃ العزیز کو گود لیا تھا جو ابھی کم سن ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ محترم مولوی صاحب لاولد تھے لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کے لئے بے شمار بیٹے ولیے پیدا کئے ہیں خصوصاً آپ کا پیارا خاندان سب سے پیچھے آپ کے دو بھتیجے مکرم برکات احمد صاحب اور مکرم مبارک احمد صاحب اور سید عبدالحی صاحب ربوہ میں قیام رکھتے ہیں۔ اسی طرح مکرم ناصر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کوریل، مکرم عبدالغفار صاحب مکرم عبدالستار صاحب اور مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبلغ سلسلہ یادگیر بھی آپ کے بھتیجے ہیں۔ یہ سب سوگوار خاندان آپ نے اپنے پیچھے چھوڑا ہے۔

محترم مولوی صاحب اپنے پیچھے سب سے زیادہ غمگین اپنی بااُنس رفیقۂ حیات محترمہ سارہ بیگم صاحبہ کو چھوڑا ہے جس نے مولوی صاحب موصوف کو تادمِ حیات عسر و یسر ہر حالت میں ہمدرد، شفیق اور نہایت دلداری کرنے والی ہونے کا ثبوت دیا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ محترمہ سارہ بیگم صاحبہ کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔ تمام سوگوار خاندان کو یہ زخم صبر سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے محترم مولوی صاحب کی تربت پر رحمتوں کی بارش کرے اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب میں آپ کو جگہ نصیب ہو آمین اللّٰھم آمین

## ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۲؍۱۲؍۸۲ کو خاکسار کی دُوسری بیٹی عزیزہ ثریا بیگم سلمہا اہلیہ عزیزم محمد نصر اللہ نوجوان سنہ کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان مدراس (ایڈیٹر آزاد نوجوان مدراس) کی پوتی ہے۔ بچی کا نام "ذکیہ بشریٰ" تجویز کیا گیا ہے۔ اس خوشی میں بطور شکرانہ مبلغ دس روپیہ ادارہ بدر میں ادا کر کے نومولودہ کے نیک صالحہ و خادمِ دین ہونے اور صحت و سلامتی والی درازی عمر پانے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔
خاکسار: نیر احمد احمدی ساگر (کرناٹک)

# دورہ جات انسپکٹران بیت المال (آمد) صدر انجمن احمدیہ

جملہ جماعتہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت ہذا کے انسپکٹران مورخہ ۱۲/۲/۸۳ سے درج ذیل پروگرام کے مطابق بغرض پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات اور تشخیص بجٹ ۱۳۶۲ہش/۱۹۸۳ء دورے شروع کر رہے ہیں۔ لہٰذا جملہ عہدیداران جماعت اور مبلغین سلسلہ سے حسب سابق ہر سہ انسپکٹران کرام سے کما حقہٗ تعاون کرنے کی درخواست ہے۔ متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کو بذریعہ خطوط اطلاع دی جا رہی ہے۔

**ناظر بیت المال آمد قادیان**

## پروگرام دورہ مکرم سید مصباح الدین صاحب انسپکٹر برائے صوبہ جات بہار، یو پی، راجستھان

| نام جماعت | رسیدگی | قیام | روانگی | نام جماعت | رسیدگی | قیام | روانگی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| قادیان | - | - | ۱۲ ۲/۸۳ | کشن گڑھ رودی گرمص | ۳ ۳/۸۳ | ۲ | ۵ ۳/۸۳ |
| رانچی-سملیہ | ۱۴ ۲/۸۳ | ۳ | ۱۷ | اُدے پور | ۵ | ۲ | ۷ |
| جہانگیرپور | ۱۹ | ۳ | ۲۲ | کپاسٹہ | ۸ | ۲ | ۱۰ |
| برہ پورہ | ۲۲ | ۳ | ۲۵ | [illegible] | ۱۱ | ۲ | ۱۳ |
| مانپور نکی بہیر | ۲۵ | ۳ | ۲۸ | داہوڑ | ۱۳ | ۲ | ۱۵ |
| ہزاری | ۲۸ | ۱ | ۱ ۳/۸۳ | سنگرام گڈھیا | ۱۵ | ۳ | ۱۸ |
| پکوڑ | ۲ | ۱ | ۳ | کانپور | ۱۸ | ۱ | ۱۹ |
| مونگیر | ۳ | ۲ | ۵ | فتح پور-بہوہ | ۱۹ | ۱ | ۲۰ |
| بھاگلپور | ۵ | ۱ | ۶ | فیض آباد | ۲۰ | ۲ | ۲۲ |
| مظفر پور | ۷ | ۱ | ۸ | لکھنؤ | ۲۳ | ۳ | ۲۶ |
| موتی ہاری | ۸ | ۱ | ۹ | شاہجہانپور / اودھی پور گنیا | ۲۶ | ۵ | ۲ ۵/۸۳ |
| بھرت پور سیوان | ۹ | ۲ | ۱۱ | | | | |
| اردل | ۱۱ | ۱ | ۱۲ | بریلی | ۲ ۵/۸۳ | ۲ | ۴ |
| پٹنہ | ۱۲ | ۲ | ۱۴ | امروہہ | ۴ | ۳ | ۷ |
| آرہ | ۱۴ | ۲ | ۱۶ | مرادآباد-سردارنگر | ۷ | ۲ | ۹ |
| گیا | ۱۶ | ۲ | ۱۸ | ہاپوڑ | ۹ | ۱ | ۱۰ |
| بنارس | ۱۸ | ۲ | ۲۰ | دہلی | ۱۰ | ۳ | ۱۳ |
| کانپور | ۲۰ | ۴ | ۲۴ | نیرسٹہ | ۱۳ | ۲ | ۱۵ |
| مین پور-سبھا گاؤں | ۲۴ | ۲ | ۲۶ | انیشہ | ۱۵ | ۱ | ۱۶ |
| شکوہ آباد | ۲۶ | ۱ | ۲۷ | کرنال | ۱۶ | ۱ | ۱۷ |
| نگلہ گھنو | ۲۷ | ۱ | ۲۸ | تلاکور | ۱۷ | ۱ | ۱۸ |
| سانڈھن | ۲۸ | ۲ | ۳۰ | شملہ | ۱۸ | ۲ | ۲۰ |
| صالح نگر | ۳۰ | ۱ | ۳۱ ۳/۸۳ | قادیان | ۲۱ ۵/۸۳ | - | - |
| جے پور | ۳۱ ۳/۸۳ | ۲ | ۲ ۵/۸۳ | | | | |

## پروگرام دورہ مکرم مولوی سید نصیر الدین صاحب برائے صوبہ بنگال، اڑیسہ، ایم پی

| نام جماعت | رسیدگی | قیام | روانگی | نام جماعت | رسیدگی | قیام | روانگی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| قادیان | - | - | ۱۲ ۲/۸۳ | بھرت پور-ابراہیم پور | ۲۱ ۲/۸۳ | ۱ | ۲۲ ۲/۸۳ |
| کلکتہ | ۱۴ ۲/۸۳ | ۱ | ۱۵ | کیتھا | ۲۲ | ۱ | ۲۳ |
| برلیشر | ۱۵ | ۱ | ۱۶ | سکاٹلہ | ۲۳ | ۱ | ۲۴ |
| ڈائمنڈ ہاربر | ۱۶ | ۱ | ۱۷ | تاگرام | ۲۴ | ۱ | ۲۵ |
| کہیرو | ۱۷ | ۱ | ۱۸ | رائے گرام | ۲۵ | ۱ | ۲۶ |
| بنگلہ-ہزکلہ | ۱۸ | ۱ | ۱۹ | بتھاری-الہی نگر | ۲۶ | ۱ | ۲۷ |
| بانسرا | ۱۹ | ۱ | ۲۰ | چندرکونا-مینا ونکھا | ۲۷ | ۱ | ۲۸ |
| کلکتہ | ۲۰ | ۱ | ۲۱ | کلکتہ | ۱ ۳/۸۳ | ۱ | ۲ ۳/۸۳ |

(بقیہ کالم نمبر ۱)

| نام جماعت | رسیدگی | قیام | روانگی | نام جماعت | رسیدگی | قیام | روانگی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| موہن پور | ۲ ۳/۸۳ | ۱ | ۳ ۳/۸۳ | کٹک | ۹ | | ۱۰ |
| کلکتہ | ۳ | ۱۰ | ۱۳ | بھوبنیشور | ۱۹ | ۳ | ۲۲ |
| موگلابنی دانتن بھوجنیدار | ۱۴ | ۶ | ۲۰ | خردہ | ۲۲ | ۱ | ۲۳ |
| جمشید پور | ۲۰ | ۲ | ۲۲ | کیرنگ | ۲۳ | ۶ | ۲۹ |
| چک دم پور | ۲۳ | ۱ | ۲۴ | نرگاؤں | ۲۹ | ۱ | ۳۰ |
| روڑکلہ | ۲۴ | ۳ | ۲۷ | مانگاگوڑا | ۱ ۳/۸۳ | ۱ | ۲ ۳/۸۳ |
| سبنہ پردہ | ۲۷ | ۲ | ۲۹ | نیاگوڑہ | ۲ | ۱ | ۳ |
| کنڈرکہ پورہ | ۳۰ | ۱ | ۳۱ | برہم پور | ۳ | ۱ | ۴ |
| سورو | ۳۱ | ۲ | ۲ ۳/۸۳ | وشاکھاپٹنم | ۴ | ۱ | ۵ |
| بھدرک | ۲ ۳/۸۳ | ۳ | ۵ | کٹک | ۵ | ۱ | ۶ |
| تاراکوٹ | ۵ | ۱ | ۶ | سرونیا گاؤں | ۶ | ۱ | ۷ |
| کٹک | ۶ | ۸ | ۲ | پارادیپ | ۷ | ۱ | ۸ |
| کرڈاپلی | ۸ | ۳ | ۱۱ | کیندراپاڑہ | ۸ | ۲ | ۱۰ |
| پنکال | ۱۱ | ۳ | ۱۴ | سونگھڑہ | ۱۰ | ۳ | ۱۳ |
| کوٹیلہ | ۱۴ | ۱ | ۱۵ | کٹک | ۱۳ | ۳ | ۱۶ |
| ارکھ پٹنہ | ۱۵ | ۱ | ۱۶ | کلکتہ | ۱۷ | ۴ | ۲۱ |
| تالبر کوٹ | ۱۶ | ۱ | ۱۷ | | | | |
| گندھیا پاڑا-چودوار | ۱۷ | ۱ | ۱۸ | قادیان | ۲۳ ۳/۸۳ | - | - |

## پروگرام دورہ مکرم مولوی منظور احمد صاحب فضلی برائے جنوبی ہند

| نام جماعت | رسیدگی | قیام | روانگی | نام جماعت | رسیدگی | قیام | روانگی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| قادیان | - | - | ۱۲ ۲/۸۳ | موگرال | ۳۱ | ۲ | ۲ ۴/۸۳ |
| مدراس | ۱۵ ۲/۸۳ | ۴ | ۱۹ | کرکرہ | ۲ ۴/۸۳ | ۲ | ۴ |
| میلاپالم | ۲۰ | ۲ | ۲۲ | ویناگوڈ | ۴ | ۱ | ۵ |
| ستان کولم | ۲۲ | ۱ | ۲۳ | ترکرہ | ۵ | ۱ | ۶ |
| کوٹار | ۲۳ | ۱ | ۲۴ | بنگلور | ۶ | ۴ | ۱۰ |
| شنکران کوئل | ۲۴ | ۱ | ۲۵ | شیموگہ | ۱۰ | ۲ | ۱۲ |
| میلاپالم | ۲۵ | ۱ | ۲۶ | ساگر-سوروب | ۱۲ | ۲ | ۱۴ |
| کرڑناگپلی | ۲۶ | ۳ | ۱ ۳/۸۳ | ہبلی-یونٹرہ | ۱۴ | ۲ | ۱۶ |
| آلپی | ۱ ۳/۸۳ | ۲ | ۳ | بلگام | ۱۶ | ۱ | ۱۷ |
| ارناکولم | ۳ | ۲ | ۵ | سادنتہ واڑی | ۱۷ | ۲ | ۱۹ |
| ترا پورم | ۵ | ۱ | ۶ | تنہ گرہ-گلگہ | ۱۹ | ۱ | ۲۰ |
| چیلاکرا | ۶ | ۱ | ۷ | بیلگی | ۲۰ | ۱ | ۲۱ |
| پلی پورم | ۷ | ۱ | ۸ | تیماپور | ۲۱ | ۲ | ۲۳ |
| منارگھاٹ | ۸ | ۱ | ۹ | دیودرگ | ۲۳ | ۲ | ۲۴ |
| پالگھاٹ | ۹ | ۱ | ۱۰ | گلبرگہ | ۲۴ | ۲ | ۲۶ |
| موریاکنی | ۱۰ | ۱ | ۱۱ | یادگیر | ۲۶ | ۴ | ۳۰ |
| الانلور | ۱۲ | ۱ | ۱۳ | اودنکو | ۳۰ | ۱ | ۱ ۵/۸۳ |
| وانیملم | ۱۳ | ۱ | ۱۴ | چنتہ کنٹہ | ۱ ۵/۸۳ | ۳ | ۴ |
| کرولائی | ۱۴ | ۲ | ۱۶ | دونال | ۴ | ۱ | ۵ |
| کاسکولم | ۱۶ | ۱ | ۱۷ | جڑچرلہ محبوب نگر | ۵ | ۲ | ۷ |
| پتھا پریم | ۱۷ | ۱ | ۱۸ | شادنگر | ۷ | ۱ | ۸ |
| کالیکٹ | ۱۸ | ۳ | ۲۱ | حیدرآباد | ۸ | ۶ | ۱۴ |
| کوڈیاتھور | ۲۱ | ۱ | ۲۲ | سکندرآباد | ۱۴ | ۱ | ۱۵ |
| کالیکٹ-تیلی چری | ۲۲ | ۱ | ۲۳ | عادل آباد | ۱۶ | ۱ | ۱۷ |
| کنانور | ۲۳ | ۲ | ۲۵ | کاماریڈی | ۱۷ | ۱ | ۱۸ |
| کڈلائی | ۲۵ | ۱ | ۲۶ | حیدرآباد | ۱۸ | ۱ | ۱۹ |
| کوڈالی | ۲۶ | ۲ | ۲۸ | نظیرآباد | ۱۹ | ۱/۲ | ۱۹ |
| پنگاڈی | ۲۸ | ۳ | ۳۱ | شہزادآباد | ۱۹ | ۱ | ۲۰ |
| | | | | بمبئی | ۲۰ | ۲ | ۲۴ ۵/۸۳ |

# وصایا

**نوٹ:** مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر فوری تفصیل سے آگاہ کریں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

**وصیت نمبر ۱۴۵۴۰:** میں لاڈلی بیگم زوجہ مکرم سید حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن حیدرآباد کاچی گوڑہ ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۴/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے

۱۔ چندن ہار طلائی ⎫ ۱۰ تولہ　　۱۵۰۰۰/-
۲۔ ہاتھ کے کڑے طلائی ⎬
۳۔ کان کے پھول طلائی ⎭
۴۔ حق مہر بذمہ خاوند　　۱۱۰۰/-
میزان　　۱۶۱۰۰/-

نیز اس جائیداد کے علاوہ اگر میں نے کوئی اور جائیداد پیدا کی یا مجھے کوئی اور آمد ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ نیز اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

| گواہ شد | الامۃ | گواہ شد |
|---|---|---|
| سید حسین | لاڈلی بیگم | سید جہانگیر احمد |

**وصیت نمبر ۱۴۵۴۱:** میں محمودہ بانو بیگم زوجہ محمد عبدالرشید زیدورگی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۴/۸۲ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد جو حسب ذیل ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی حسب ذیل تفصیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ لاکٹ طلائی دو تولہ قیمتی ٹانکہ۔　　۳۰۰۰/-
۲۔ نکلس چھ گرام طلائی قیمتی　　۱۰۰۰/-
۳۔ انگوٹھی چار گرام طلائی قیمت　　۶۰۰/-
۴۔ حق مہر بذمہ خاوند　　۵۰۰۰/-
میزان　　۹۶۰۰/-

نیز میری ماہوار آمد بصورت ملازم سرکار ایک ہزار روپے (۱۰۰۰/-) ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ کی جائے

| گواہ شد | الامۃ | گواہ شد |
|---|---|---|
| محمد عبدالرشید | محمودہ بانو بیگم | سید جہانگیر علی |

**وصیت نمبر ۱۴۵۴۲:** میں محمد عبدالمتین ولد عبدالرشید صاحب قوم احمدی مسلمان۔ پیشہ فی الحال کوئی نہیں۔ عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۴/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ اس وقت یکصد روپیہ ماہوار جیب خرچ پر ہے جو میرے والدین کی طرف سے مجھے دیا جاتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتا رہوں گا نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

| گواہ شد | العبد | گواہ شد |
|---|---|---|
| ممتاز احمد ہاشمی سیکرٹری بہشتی مقبرہ | محمد عبدالمتین | حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ |

**وصیت نمبر ۱۴۵۴۳:** میں ایم کے معین الدین ولد مکرم عبدالکریم صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان۔ پیشہ سرکاری ملازم عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد۔ صوبہ آندھرا

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۴/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ چودہ صد روپے (۱۴۰۰/-) ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ کی جائے

| گواہ شد | العبد | گواہ شد |
|---|---|---|
| محمد معین الدین امیر جماعت | ایم کے معین الدین | سید جہانگیر علی |

**وصیت نمبر ۱۴۵۴۴:** میں سید شجاعت حسین ولد سید جہانگیر علی کاچی گوڑہ قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن حیدرآباد کاچی گوڑہ ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۴/۸۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ مجھے اس وقت بطور جیب خرچ مبلغ پچاس روپے ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری یہ وصیت ماہ مئی ۱۹۸۲ء سے نافذ کی جائے۔

| گواہ شد | العبد | گواہ شد |
|---|---|---|
| سید جہانگیر احمد | سید شجاعت حسین | ممتاز احمد ہاشمی سیکرٹری بہشتی مقبرہ |

**بقیہ صفحہ ۱۲:** حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مکرم پی محمود احمد صاحب ایم اے لیکچرار نے اسلام ایک قومی انقلاب کا مذہب ہے کے عنوان پر تقاریر کیں۔ آخر میں مکرم ... کے ... نے شکریہ ادا کیا اجتماعی دعا کے ساتھ ہماری خوشنما کانفرنس نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

کانفرنس کی رپورٹ صوبہ کے کثیر الاشاعت اخبارات "ملایالم منورما" "ماتر بھومی" اور 'INDIAN EXPRESS' نے تصاویر کے ساتھ نمایاں رنگ میں شائع کی نیز آل انڈیا ریڈیو نے بھی دونوں روز خبر نشر کی۔ جلسہ گاہ سے باہر ایک خوبصورت بک سٹال لگایا گیا جس میں کانفرنس کے دوران پانچ ہزار روپے سے زائد کی کتب فروخت ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ سعید روحوں کو حق و صداقت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں بھی اسلام کی پُر مسرت ساعتیں جلد از جلد دیکھنی نصیب کرے۔ آمین۔

عزیز طلباء اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کو دعائیہ خطوط لکھنا مت بھولیں۔ (مہتمم امور طلباء خدام الاحمدیہ)

# قادیان میں یومِ جمہوریہ کی تقریب

قادیان میں ہر سال کی طرح امسال بھی مورخہ ۲۶ر جنوری کو یومِ جمہوریہ کی تقریب میونسپل کمیٹی کے احاطہ میں شایانِ شان طریقہ پر منعقد ہوئی۔ ابتداء میں مختلف مقامی سکولوں کے بچے بچیوں نے دیس پیار کے نغمے گائے۔ بعدہٗ ریڈیو اور ٹی وی آرٹسٹوں نے اپنے فن سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ پروگرام کے مطابق ٹھیک ۱۰/۱/۲ بجے گورداسپور ضلع کے پردھان کانگریس آئی جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ نے قومی جھنڈا لہرانے کی رسم ادا کی اس موقعہ پر رنگا رنگ لباس میں ملبوس سکول کے بچوں نے قومی ترانہ گایا۔ ازاں بعد جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ نے اپنی تقریر میں اس دن کی اہمیت بیان کی اور قومی یکجہتی بنائے رکھنے پر زور دیا۔ جماعت احمدیہ کے نمائندہ کی حیثیت سے خاکسار شریف احمد امینی کو بھی تقریر کا موقعہ دیا گیا جس میں خاکسار نے ۲۶ر جنوری کو یوم جمہوریہ منانے کی غرض اور اہمیت پر زور دیا اور آپسی بھائی چارہ اور ملک و قوم کی خدمت کی طرف حاضرین کی توجہ مبذول کی اس کے بعد میونسپل کمیٹی کے نئے منتخب صدر سردار ہریندر سنگھ صاحب باجوہ نے بھی تقریر کی اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا خصوصاً جماعتِ احمدیہ کے احباب کا جو کہ کثیر تعداد میں اس قومی پروگرام میں شریک ہوئے۔ آخر میں میونسپل کمیٹی کی طرف سے مقامی S.H.O شری پرمار صاحب اور میونسپلٹی کے ملازمین اور سکول کے بچوں میں انعامات تقسیم ہوئے اور اس طرح یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ اسی روز شام کو ۵/۱/۲ بجے میونسپل کمیٹی میں الوداعی اور استقبالیہ تقریب زیرِ صدارت جناب سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ منعقد ہوئی۔ اس موقع پر ممبران میونسپل کمیٹی کے علاوہ شہر کے دوسرے معزز احباب بھی موجود تھے جنہوں نے شری رام پرکاش صاحب پربھاکر سابق صدر میونسپل کمیٹی کی شہر قادیان کے واسطے خدمات کو سراہا اور نئے صدر جناب سردار ہریندر سنگھ صاحب باجوہ کو خوش آمدید کہا۔ اس تقریب میں جماعتِ احمدیہ کی طرف سے خاکسار کو تقریر کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ اس موقعہ پر سابق صدر اور نئے صدر اور محترم سردار ستنام سنگھ صاحب باجوہ نے اپنی اپنی تقاریر میں جماعتِ احمدیہ کے پُرامن کردار اور شہری بہبودی کے کام میں تعاون دینے کی تعریف کی۔ بعدہٗ چائے سے حاضرین کی تواضع کی گئی۔

خاکسار: شریف احمد امینی ناظر امورِ عامہ قادیان

## دعائے مغفرت:

(۱) مکرم شیخ سعادت اللہ صاحب کیندراپاڑہ (اڑیسہ) اطلاع دیتے ہیں کہ اُن کی چچی صاحبہ وفات پاگئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف اور ان کی اہلیہ مختلف مدات میں مبلغ دس روپے ادا کرکے چچی مرحومہ کی مغفرت و بلندیٔ درجات اور اپنی جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

(۲) عزیز محمد ابراہیم شاہ متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان لکھتے ہیں کہ مکرم عبد الغفور صاحب ابن مکرم محمد عبد اللہ صاحب میر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ناگرن (کشمیر) دو سال کی طویل علالت کے بعد مورخہ ۲۰ر۱/۸۲ کو وفات پاگئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم پابندِ صوم و صلوٰۃ تبلیغی جوش رکھنے والے مخلص احمدی نوجوان تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے جوان سال بیوہ۔ دو کم سن بچے (ایک بیٹا اور ایک بیٹی) ضعیف العمر والدین اور بہت سے بہن بھائی سوگوار چھوڑے ہیں۔ مرحوم کی مغفرت و بلندیٔ درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا ہونے کے لئے قارئینِ بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

(۳) افسوس! ہمارے والد محترم مولوی ڈپٹی محمد ایوب صاحب خلف محترم مولوی اختر علی صاحب بھاگلپور (بہار) طویل علالت کے بعد مورخہ ۲۷ر۱۲/۸۱ بوقت قریباً سوا دس بجے شب بعمر ۸۲ سال ہم سب کو داغِ مفارقت دے کر اپنے مولائے حقیقی سے جاملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے اور غریبوں کے ہمدرد تھے۔ آپ کی وفات سے مقامی احباب جماعت کے علاوہ محلہ اور پڑوس کے غیر احمدی اور غیر مسلم احباب بھی رنجیدہ ہوئے۔ مورخہ ۲۸ر۱۲/۸۲ کو

# تقاریب شادی و رخصتانہ

(۱)۔ مورخہ ۱۶ر۱/۸۲ کو محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان کی بیٹی عزیزہ فائقہ صدیقہ سلمہا کی تقریب رخصتانہ مکرم منیر احمد صاحب مالاباری ابن مکرم فخر الدین صاحب مالاباری درویش مرحوم کے ساتھ عمل میں آئی۔ حسب پروگرام بعد نماز عصر مسجد مبارک میں دولہا کی گلپوشی اور تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم منظور احمد خان صاحب سوز وکیل المال تحریک جدید نے اجتماعی دعا کرائی اس کے بعد بارات محترم ملک صاحب کے مکان پر پہنچی یہاں پر بھی دولہا کے استقبال، گلپوشی اور تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم منظور احمد خان صاحب سوز وکیل المال تحریک جدید نے اجتماعی دعا کرائی۔

مورخہ ۱۷ر۱/۸۲ کو مکرم رفیق احمد صاحب مالاباری نے اپنے بھائی مکرم منیر احمد صاحب مالاباری کی طرف سے دعوتِ ولیمہ پر ساڑھے چار صد کے قریب احباب و مستورات کو مدعو کیا

(۲)۔ مورخہ ۲۶ر۱/۸۲ کو مکرم منیر الدین صاحب ناصر ابن مکرم مستری دین محمد صاحب درویش کی تقریب شادی عمل میں آئی اس سے قبل اُن کا نکاح عزیزہ صادقہ بیگم سلمہا بنت مکرم ملک بشیر احمد صاحب درویش کے ساتھ ہو چکا تھا چنانچہ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں دولہا کی گلپوشی اور تلاوت و نظم کے بعد محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد و تعمیرات نے اجتماعی دعا کرائی اس کے بارات مکرم ملک بشیر احمد صاحب کے مکان پر گئی۔ یہاں پر دولہا کی گلپوشی اور تلاوت و نظم کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے اجتماعی دعا کرائی۔

مورخہ ۲۸ر۱/۸۲ کو مکرم مستری دین محمد صاحب درویش نے اپنے بیٹے کی طرف سے دعوتِ ولیمہ میں چار صد کے قریب احباب و مستورات کو مدعو کیا۔ مکرم مستری دین محمد صاحب نے خوشی کے اس موقعہ پر مبلغ دس روپے مختلف مدات میں ادا کئے جزاہ اللہ تعالیٰ

(۳)۔ مورخہ ۳۰ر۱/۸۲ کو مکرم ممتاز احمد صاحب ہاشمی درویش سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان کی بیٹی عزیزہ نصرت ہاشمی سلمہا کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ قبل ازیں عزیزہ کا نکاح عزیز مکرم مبارک احمد صاحب ایڈوکیٹ ابن مکرم ڈاکٹر غلام احمد صاحب جالسی کے ساتھ پڑھا جا چکا تھا۔ بارات اُسی روز صبح جالسی سے قادیان پہنچی اور بعد نماز عصر مکرم ہاشمی صاحب کے مکان سے متصل میدان (زنانہ جلسہ گاہ) میں دولہا کے استقبال و گلپوشی۔ تلاوتِ کلام پاک اور دو نظموں کے پڑھے جانے کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی نے اجتماعی دعا کرائی۔

قارئینِ بدر سے ان تمام رشتوں کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

## درخواستہائے دعا:

●۔ مکرم مولوی عبد الاحد صاحب درویش قادیان کی اہلیہ صاحبہ بہت بیمار ہیں۔ خود بھی بیماری کی وجہ سے کمزور ہو چکے ہیں ہر دو کی کامل صحت و شفایابی کے لئے ●۔ عزیزہ قدسیہ مہر صاحبہ اہلیہ مکرم مشتاق احمد خان صاحب کلکتہ اپنی خوشدامن محترمہ اور خود کی کامل صحت و شفایابی کے لئے ●۔ مکرم بشیر الدین احمد صاحب موسیٰ رام باغ حیدرآباد محترمہ والدہ صاحبہ مکرم محمد عبد الصمد صاحب یادگیر کی کامل صحت و شفایابی اور درازیٔ عمر کے علاوہ اپنے بھتیجے اور داماد عزیز نظام احمد اختر سلمہ کی ملازمت کے ہر جہت سے بابرکت ہونے اور عزیز کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے قارئینِ بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

بوقت اڑھائی بجے بعد دوپہر آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔

مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے آپ کی نعش کو امانتاً دفن کیا گیا آپ نے اپنے پیچھے دو بیٹیاں، پانچ بیٹے اور بہت سے پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ قارئینِ بدر سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ مولا کریم والد مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ آپ کو جنت الفردوس میں بلندی درجات سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرتے ہوئے آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

خاکسار: محمد مصطفیٰ ایوب بھاگلپور (بہار)

# أفضل الذكر لا إله إلا الله

(حدیثِ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

**MODERN SHOE CO.**

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.



# ”الخیر کلّہ فی القرآن“

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

**THE JANTA** PHONE 23-9302

CARD BOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.



# ”چاہیے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں۔“

(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:- تپسیا ربر ورکس

۲۵ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹



# ”کُل وُہی اہل“

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا۔

(”فتح اسلام“ مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

**لبرٹی بوٹ ہل**

نمبر ۵-۲-۱۸
[illegible]
حیدر آباد-۵۰۰۲۵۳



# ”محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں“

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس۔ ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

**SUNRISE RUBBER PRODUCTS**

2 - TOPSIA ROAD; CALCUTTA - 39.



"AUTOCENTRE" تار کا پتہ:-

ٹیلیفون نمبرز:- 25-5222, 25-1552

# آٹو ٹریڈرز

۱۶- مینگو لین- کلکتہ- ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM براۓ:- ایمبیسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر HM

SKF. بال رولر رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر!

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پُرزہ جات دستیاب ہیں!

**AUTO TRADERS,**

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.



# ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹروں کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

**AUTOWINGS**

32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

آٹو ونگس



# رحیم کاٹیج انڈسٹری

ریگزین، فوم، چمڑے، جینس اور ویلویٹ سے تیار شدہ

بہترین، معیاری اور پائیدار
سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔
ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ۔ (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور
اور بیلٹ کے

مینوفیکچررز اینڈ آرڈر سپلائرز:-

**RAHIM**

COTTAGE INDUSTRIES,
17-A, RASOOL BUILDING,
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA,
BOMBAY - 400008.

# پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ - ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۳۴۴۱۷

## حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

"جو شخص امانتدار نہیں ہے اس کا ایمان کامل نہیں" (مشکوٰۃ)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :-

"دیانت کے خلق میں کوئی شخص راستباز نہیں ٹھہر سکتا جب تک ... غیر کے مال ... میں سچی نفرت اور کراہت اس کے دل پیدا نہ ہو۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی ص۳)

پیشکش : محمد امان اختر، نیاز سلطانہ پارٹنرز

۳۲ سیکنڈ مین روڈ
سی - آئی - ٹی کالونی
مدراس - ۶۰۰۰۰۴

ملبن موٹرس

## ارشاد نبوی

اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی — (صحیح بخاری)

ترجمہ :- اوپر (صدقہ دینے والے) کا ہاتھ نیچے (صدقہ لینے والے) کے ہاتھ سے بہتر ہے۔

محتاج دعا :- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

## فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

(ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

ریڈیو - ٹی وی - بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس
(ڈرائی اینڈ فرش فروٹ کمیشن ایجنٹ)
غلام محمد اینڈ سنز - کاٹھ پورہ - باری پورہ - کشمیر

ABCOY LEATHER ARTS.
34/3 3RD MAIN ROAD.
KASTURBANAGAR, BANGALORE - 550026.
MANUFACTURERS OF :-
AMMUNITION BOOTS
&
INDUSTRIAL SAFETY BOOTS.

حیدرآباد میں
فون نمبر - ۴۲۳۰۱
لیلینڈ موٹر گاڑیوں
کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز!
مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)
۱۶-۱-۴۸۷ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ — ٹیلیگرام : سٹاربون
سٹاربون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی
سپلائرز :- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ!
(پتہ)
نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدرآباد ۲۷ (آندھرا)

## اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®
CALCUTTA-15.
پیش کرتے ہیں :-
آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل ہیر ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے